Regd No L 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی ۳.۵۰ روپے
ممالک غیر ۷.۵۰ ″
فی پرچہ ۱۴ نئے پیسے

جلد ۹ | یکم نبوت ۱۳۳۹ھش ۱۳ جمادی الاول ۱۳۸۰ھ یکم نومبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۴۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ ر اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق افضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج صبح بفضلہ تعالیٰ نسبتاً اچھی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ و التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ مورخہ ۲۱-۲۲-۲۳ ر اکتوبر کو مجلس خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوا۔ اور ۲۸، ۲۹، ۳۰ ر اکتوبر کو مجلس انصار اللہ کا اجتماع ہوا جس میں احباب جماعت کو اجتماعی دعاؤں اور ذکر الٰہی کرنے اور قرآن کریم، احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس کا اچھا موقع ملا۔

قادیان۔ یکم نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مورخہ ۲۸/۱۰ کو چند روز کے لئے پاسپورٹ پر پاکستان تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کے اہل و عیال قادیان میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

ارض مقدسہ قادیان میں دینی و رُوحانی اجتماع

جلسہ سالانہ کی آمد آمد

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب ❊ وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار

(حضرت مسیح موعودؑ)

(از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ)

آج دنیا میں بہت سے مذاہب پائے جاتے ہیں اور ہر مذہب کے لاتعداد فرقے ہیں۔ کسی بھی مذہب پر نظر ڈالو اس میں فرقوں کی کثرت نظر آئے گی۔ ہندو مت میں صدہا فرقے ہیں۔ عیسائی مذہب بھی ان فرقوں سے خالی نہیں۔ اہل اسلام میں بھی ۷۲ بلکہ اس سے بھی زائد فرقے بن چکے ہیں۔ ہم نے ان تمام مذاہب کے مختلف فرقوں میں سے احمدیت کو اختیار کیا ہے۔ ہم نے احمدیت کو کیوں اختیار کیا۔ کیا صرف اسلئے کہ ہم احمدی گھرانے میں پیدا ہوئے ہیں۔ ایسا تو نہیں کیونکہ ابھی اس جماعت میں بہت سے ایسے احباب ہیں۔ جو پیدائشی احمدی نہیں۔ اور روزانہ جماعت میں نئے اصحاب داخل ہو رہے ہیں۔ پس حق یہ ہے کہ ہم بانیٔ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی تاثیر اور قوت قدسی کو مشاہدہ کر کے نیز خلفائے احمدیت کی تربیت کے طفیل صداقت و حقانیت کے دلائل سے آگاہ ہو کر ایک پُر معرفت یقین کے ساتھ اس جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم اس جماعت میں ایک ایمانی و روحانی لذت محسوس کرتے ہیں۔ جو ایمانی لذت کسی اور جماعت اور فرقہ میں نہیں ملتی۔

آج سے ستر سال قبل قادیان ضلع گورداسپور میں خدا کے پاک اور برگزیدہ بندے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے حکم پا کر دنیا کی اصلاح کا بیڑا اُٹھایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

”اُٹھ کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چُنا“

(تریاق القلوب)

یہ خدائی پیغام ایسے وقت میں آپ کو ملا جبکہ بدعملی اور بداعتقادی کی تاریکی تمام دنیا پر مسلط ہو چکی تھی۔ اور اسلام ایک بے کس اور کمزور شخص کی طرح نرغہ اعداء میں گھرا ہوا تھا۔ اور مسلمان اپنی بدعملی کی وجہ سے روحانی و مادی ترقی سے مایوس ہو چکا تھا۔

آپ نے خدا تعالیٰ کے اس جلالی پیغام کو سُن کر ہمت کس لی اور ایک طرف اسلام کے اعداء کے سامنے اکیلے ہی سینہ سپر ہو گئے۔ دشمنوں پر آپ نے ایسے وار کئے کہ ان کے چھکے چھڑا دیئے۔ اور وہ دشمن جو اسلام پر بھرپور حملے کر رہے تھے انہیں اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔

دوسری طرف آپ نے مسلمانوں کی خصوصاً اور بنی نوع انسان کی عموماً اصلاح و تربیت کا کام بھی شروع کر دیا جس کا آغاز آپ نے سلسلہ بیعت سے کیا۔

اصلاح و تربیت کے انتظامات میں سے ایک انتظام آپ نے یہ بھی فرمایا کہ بیعت کرنے والے احباب اور سلسلہ میں داخل ہونے والے اصحاب ایک مقررہ وقت پر ارضِ مقدسہ قادیان میں جمع ہو کر حضور کی صحبت سے فیضیاب ہوں اور علماء اسلام کی رُوحانی دینی تقاریر کے ذریعہ اپنے دلوں کو صیقل کریں۔ اس دینی و روحانی اجتماع کو آپ نے ”جلسہ سالانہ“ کا نام دیا۔ جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کو حضور نے اپنے رسالہ آسمانی فیصلہ میں ان الفاظ میں بیان فرمایا:۔

”تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیئے اور دعا کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ ... ... اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے ۔۔۔ (باقی صفحہ ۴ پر)

مکرم صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان ——— مورخہ ۳ نومبر ۱۹۶۰ء

جماعتی تنظیم میں افرادِ جماعت کا مقام

اسی پرچہ میں دوسری جگہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک پرانی تقریر کا حصہ جو حال ہی میں شائع ہوا ہے نقل کیا جا رہا ہے۔ اس میں حضور نے جماعت کے افراد کو بہتر رنگ میں خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے فرائض کو سرانجام دینے کے لئے بعض حصوں میں تقسیم کر دینے کا ذکر فرمایا ہے۔ حضور کا یہ روح پرور خطاب نہ صرف مطالعہ سے تعلق رکھتا ہے بلکہ اس قابل ہے کہ احبابِ جماعت اس کے مطابق اپنے یہاں کے افسراد کو الگ الگ شعبوں میں منتظم کر کے حضور کے تجویز کردہ لائحہ عمل پر کاربند کرنے کی کوشش کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض قرآنی الفاظ میں لیظھرہ علی الدین کلہ بیان کی گئی ہے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خود حضور کو بھی جو الہام ہوا اُس میں بھی فرمایا گیا:-

یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ

کہ آپ کے ذریعہ دین کا احیاء اور اقامتہ شریعت کا کام سرانجام پائے گا۔

غور فرمایئے کس قدر بلند اور عظیم مقصد ہے احیاءِ دین اور اقامتہ شریعت کوئی معمولی بات نہیں اس کے لئے بڑی جدوجہد اور پیہم سعی کی ضرورت ہے۔ جماعت کے اس عظیم مقصد ہی کے حصول کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے افراد جماعت کو زیادہ منظم اور مستعد کرنے کے لئے خدام الاحمدیہ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کی مجالس قائم فرمائیں۔ چالیس سال سے کم عمر کے نوجوانوں کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ اس سے بڑی عمر والوں کے لئے مجلس انصار اللہ اور سات سے پندرہ سال تک کی عمر کے جو بچے ہیں۔ وہ مجلس اطفال الاحمدیہ کے ممبر قرار دیئے۔ جماعت کی مستورات کے لئے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم فرمائی۔ گویا ہر مجلس کا لائحہ عمل اُس کی عمر اور ماحول کے مطابق الگ الگ ہے تاہم ان سب تنظیمات کا نقطہ مرکزی یا مشترکہ نصب العین وہی ہے جس کا ذکر اوپر ہوا۔ اور جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد قرار دیا گیا ہے —!!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس برگزیدہ جماعت کا قیام عمل میں آ چکا جس کے سپرد آئندہ زمانہ کی رُوحانی قیادت کی گئی ہے۔ حضور کے مبارک ہاتھوں یہ مبارک پودا لگا دیا گیا اب اس کی آبیاری اور اس کے نشوونما کا کام حضور کے خلفاء کی نگرانی میں جماعت کے ذمہ ہے۔ اگر ہر شخص اپنے اپنے دائرہ کے اندر ان ذمہ داریوں کا پورا احساس کرے اور اس کے مطابق عمل کرے تو خدا تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے حصول مقصد میں بہت سی آسانی پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ تو یقینی امر ہے کہ جو روحانی انقلاب لانے کا خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں ارادہ فرمایا ہے وہ انقلاب آ کر ہی رہے گا۔ اور کوئی طاقت اس میں روک نہیں بن سکتی۔ مگر کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ افراد جو اس انقلاب کے لانے میں خدا تعالےٰ کے ہاتھ کا ایک آلہ اور ذریعہ بن جائیں کہ یہی افراد جو سبقت کہہ سکنے کے مستحق ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

ہمت ایں اخر نصرت برادر ہندت لے لائیدیہ
خوانِ تہی آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

حال ہی میں جناب ناظم صاحب اعلےٰ مجلس انصار اللہ (بھارت) کی طرف سے ہندوستان میں اس مجلس کے کام کو چلانے کے لئے مرکزی عہدیداران کے انتخاب کا اعلان فرمایا گیا ہے۔ مرکزی دفتر نے بیرونجات کی جماعتوں سے مراسلت بھی شروع کر دی ہے۔ ضروری ہے کہ جماعتوں کے عہدیداران اس طرف خصوصیت سے متوجہ ہوں اور جس جماعت میں مجلس انصار اللہ قائم نہیں باقاعدگی کے ساتھ اُن کا قیام عمل میں لائیں اور پھر مستعدی کے ساتھ خدمتِ دین کے کام میں لگ جائیں۔

ہم نے جماعت کی دیگر مجالس میں خصوصیت سے انصار اللہ کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ وہ اپنی پختہ عمر اور زیادہ تجربہ رکھنے کے باعث دیگر مجالس کو بیدار کرنے کے زیادہ ذمہ دار اور اہل ہیں۔ درحقیقت یہ بزرگوں ہی کا کام ہوتا ہے کہ اپنے عزیزوں اور زیر نگرانی افراد کی علمی اور روحانی اور اخلاقی امور کی نگرانی کریں۔ ان کی مجالس کے اجلاسات کرائیں اور اُن کے لائحہ عمل کے مطابق اُن کو کام کرنے کی تحریک کریں۔ اس طرح خود بخود ان میں علمی بیداری اور دینی کاموں میں دلچسپی بڑھتی جائے گی بشروع میں بیشک مشکلات نظر آئیں گی۔ لیکن کسی مرحلہ پر دلگیر نہ ہوں لگاتار کوشش اپنا اثر دکھاتی ہے صرف ایک آدھ بار کی توجہ دہانی کافی نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الدال علی الخیر کفاعلہ کہ نیکی کی راہ دکھانے والا بھی نیکی بجا لانے والے کے برابر ثواب پاتا ہے۔ آپ اپنے یہاں کے افراد کو اس کی ترغیب دیں۔ ان کے کام کی راہنمائی کریں مرکز سے مدد حاصل کریں اور اس طرح مرکزی اور مقامی اشتراکِ عمل کے ساتھ اس جمود کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ حرکت میں برکت ہے آپ خود حرکت میں آئیں اور اپنے ساتھ کے سمجھدار افراد کو دین کی موجودہ ضرورت کا احساس کرائیں اور اپنے محبوب امام کے مبارک پروگرام کو ان پر واضح کریں آپ دیکھیں گے کہ کمزور افراد کی خوابیدہ قوتیں بیدار ہوں گی اور جماعت میں ایک نئی زندگی پیدا ہو جائے گی۔ بیشک قبض وبسط کے اوقات جس طرح افراد پر آتے ہیں اسی طرح قوموں پر بھی آتے ہیں۔ مگر تشویشناک صورت تو یہ ہے کہ قبض کا زمانہ لمبا ہو جائے اور اسے بسط سے بدلنے کی کوشش نہ کی جائے۔ حضور اقدس نے جماعت کی یہ مختلف مجالس اس غرض سے قائم فرمائی ہیں تا افرادِ جماعت میں بیداری قائم رہے۔ وہ اپنے جماعتی نصب العین کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور ان کے کانوں میں دین کی باتیں کسی نہ کسی جہت سے پڑتی رہیں۔

ہمارے نزدیک جماعت کو بیدار کرنے اور جماعتی کاموں کی طرف متوجہ کرنے کے لئے بڑا ذریعہ باجماعت نماز کی پابندی ہے۔ اگر آپ کے یہاں مسجد ہے تو سب احباب کو اس میں باقاعدگی سے نماز کے لئے آنے کی تلقین کریں اور اگر مسجد نہیں تو کسی ایک مکان میں اکٹھے ہو کر نمازیں ادا کرنے کا پروگرام بنائیں تب جماعتی کاموں اور دینی تعلیم وتلقین کی بھی بہتر صورت نکل آئیگی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الامام جُنۃ یقاتل من ورائہٖ کہ امام ایسی ڈھال ہے جس کی اوٹ میں دشمن سے مقابلہ کیا جاتا ہے۔ اب جبکہ حضور اقدس کی آواز ہم تک پہنچ رہی ہے اور گو یہ تقریر آج سے اُنیس بیس سال پہلے کی ہے۔ مگر اس میں ہمارے لئے راہنمائی اور دینی خیرخواہی کے دلچسپ سامان اب بھی موجود ہیں جو کچھ عرصہ قبل تھے۔ بیشک اس پر کچھ وقت تو گذر گیا مگر جس بات کی طرف حضور نے احبابِ جماعت کو متوجہ کیا اس کی اہمیت اور ضرورت اب بھی قائم ہے بلکہ ہمارے نزدیک تو پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ کیا بلحاظ جماعت کی اپنی تربیت کے اور کیا بلحاظ جماعت کی روز افزوں وسعت کے اور جس صورت میں کہ آج کا بچہ کل کا جوان ہے۔ ہمیں تو ایسی زریں نصائح اور مواعظِ حسنہ کو ہر وقت ہی یاد رکھنے اور اُن پر عمل کرنے کی بیحد ضرورت ہے۔ غور فرمایئے آج سے اُنیس بیس سال پہلے جو بچہ ابھی نوعمری کی حالت میں تھا اب بفضلہ تعالےٰ اپنی پختہ عمر کو پہونچ چکا ہے اور جو اُس وقت نوجوان تھے۔ اور گویا مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران تھے بڑھ کر اب مجلس انصار اللہ کے ممبر بن گئے۔ جو اس وقت مجرد اور غیر شادی شدہ تھے اب کئی بچوں کے باپ بنے ہوئے ہیں اب اُن کی اپنی زندگی نے ظاہر کر دیا کہ ہر نیا دن اُن پر نئی ذمہ داریاں لاتا ہے۔ کیا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو کل کے لئے آج سوچتا ہے۔ کیونکہ ایک دانشمند کسان وہی ہے جو اپنے وقت پر فصل کی کاشت کرتا ہے۔ موسم نکل جانے کے بعد ڈھیروں ڈھیر غلہ گھر میں لانے کے خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتے۔

الغرض ہر جماعت جو مردوں کی ہر سہ مجالس اور مستورات کی لجنہ اماء اللہ کا جلد سے جلد قیام عمل میں آ جانا چاہیئے نہ صرف یہ بلکہ کچھ عملی پروگرام بھی مرتب کر کے اُسے شروع کر دینا چاہیئے یہ پروگرام خواہ ابتداء میں مختصر اور آسان ہی کیوں نہ ہو اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اپنے کام کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء قادیان تشریف لانیوالے احباب کی توجہ کیلئے

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ قادیان

قادیان میں احمدیہ ابریا میں محدود مکانات ہونے کی وجہ سے تحریر ہے کہ جو احباب اہل وعیال سمیت اس سال قادیان آ رہے ہوں۔ اور وہ الگ رہائش کے لئے کمرہ کی خواہش رکھتے ہوں۔ وہ جلد مطلع فرمائیں تا کہ ان کے لئے انتظام کرنے کی کارروائی کی جا سکے۔ لیکن ہماری پوری کوشش کے باوجود اگر قلت مکانات کی وجہ سے کچھ احباب کے لئے الگ کمروں کا انتظام نہ ہو سکا۔ تو امید ہے آنے والے احباب ہم سے تعاون فرما کر جس جگہ ٹھہرایا جائے گا وہیں ٹھہر کر ممنون فرمائیں گے۔

خاکسار مرزا وسیم احمد
افسر جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک روح پرور تقریر!

انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے قیام کی چھ اہم اغراض

ایمان بالغیب۔ اقامتِ صلوٰۃ۔ خدمتِ خلق۔ ایمان بالقرآن۔ بزرگانِ دین کا احترام اور یقین بالآخرۃ

تمام مجالس کا فرض ہے کہ جماعت میں تقوےٰ پیدا کریں اور تربیتی نقائص کو دور کریں!

فرمودہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۴۱ء۔ بمقام قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ر دسمبر ۱۹۴۱ء کو قادیان میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں جو اہم تقریر فرمائی تھی۔ اس کی ابتدائی اقساط جنوری وفروری ۱۹۴۲ء کے الفضل میں شائع ہو چکی ہیں مگر آخری قسط جو انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے فرائض سے تعلق رکھتی تھی ابھی تک شائع نہیں ہو سکی تھی حال ہی میں الفضل میں شائع ہوئی ہے جسے افادۂ احباب کیلئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

اب میں احباب کو مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جماعت کے احباب یا چالیس سال سے کم عمر کے ہیں یا چالیس سے زیادہ کے۔ اور میں نے چالیس سال سے کم عمر والوں کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ اور زیادہ عمر والوں کے لئے مجلس انصار اللہ قائم کی ہے۔ یا پھر عورتیں ہیں ان کے لئے لجنہ اماء اللہ قائم ہے۔

میری غرض ان تحریکات سے یہ ہے

کہ جو قوم بھی اصلاح وارشاد کے کام میں پڑتی ہے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے کہ اور لوگ ان کے ساتھ شامل ہوں۔ اور یہ خواہش کہ اور لوگ جماعت میں شامل ہو جائیں۔ جہاں جماعت کو عزت اور طاقت بخشتی ہے۔ وہاں بعض اوقات جماعت میں ایسا رخنہ پیدا کرنے کا موجب بھی ہو جایا کرتی ہے۔ جو تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ جماعت اگر کروڑ دو کروڑ بھی ہو جائے اور اس میں دس لاکھ منافق ہوں تو بھی اس میں اتنی طاقت نہیں ہو سکتی جتنی کہ اگر دس ہزار مخلص ہوں تو ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چند صحابہؓ نے جو کام کئے وہ آج چالیس کروڑ مسلمان بھی نہیں کر سکتے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

مسلمانوں کی مردم شماری

کرائی۔ تو ان کی تعداد سات سو تھی۔ صحابہؓ نے خیال کیا کہ شاید آپ نے اس واسطے مردم شماری کرائی ہے کہ آپ کو خیال ہے کہ دشمن ہمیں تباہ نہ کر دے۔ اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ اب تو ہم سات سو ہو گئے ہیں کیا اب بھی یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ کوئی ہمیں تباہ کر سکے گا۔ یہ کیسا شاندار ایمان تھا۔ کہ وہ سات سو ہوتے ہوئے یہ خیال تک بھی نہیں کر سکتے تھے کہ دشمن انہیں تباہ کر سکے گا مگر آج صرف ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان ہیں۔ مگر حالت یہ ہے کہ جس سے بھی بات کرو۔ اندر سے کھوکھلا معلوم ہوتا ہے۔ اور سب ڈر رہے ہیں کہ معلوم نہیں کیا ہو جائے گا۔ کجا تو سات سو میں اتنی جرأت تھی اور کجا آج سات کروڑ بلکہ دنیا میں چالیس کروڑ مسلمان ہیں۔ مگر سب ڈر رہے ہیں۔ اور یہ ایمان کی کمی کی وجہ سے ہے جس کے اندر ایمان ہوتا ہے وہ کسی سے ڈر نہیں سکتا۔

ایمان کی طاقت بہت بڑی ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واقعہ ہے۔ ایک دفعہ آپؑ گورداسپور میں تھے میں وہاں تو تھا مگر اس مجلس میں نہ تھا۔ جس میں یہ واقعہ ہوا۔ مجھے ایک دوست نے جو اس مجلس میں تھے سنایا کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور بعض دوسرے احمدی بہت گھبرائے ہوئے آئے۔ اور کہا کہ فلاں مجسٹریٹ جس کے پاس مقدمہ ہے لاہور گیا تھا۔ آریوں نے اس پر بہت زور دیا۔ کہ مرزا صاحب ہمارے مذہب کے سخت مخالف ہیں ان کو ضرور سزا دے دو۔ خواہ ایک ہی دن کی کیوں نہ ہو۔ یہ تمہاری قومی خدمت ہو گی۔ اور وہ ان سے وعدہ کر کے آیا ہے کہ میں ضرور سزا دوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات سنی۔ تو آپؑ لیٹے ہوئے تھے یہ سنکر آپؑ کہنی کے بل ایک پہلو پر ہو گئے۔ اور فرمایا خواجہ صاحب آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔

کیا کوئی خدا تعالےٰ کے شیر پر بھی ہاتھ ڈال سکتا ہے

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اس مجسٹریٹ کو یہ سزا دی کہ پہلے تو اس کا گورداسپور سے تبادلہ ہو گیا۔ اور پھر اس کا تنزل ہو گیا۔ یعنی وہ ای۔ اے۔ سی سے منصف بنا دیا گیا۔ اور فیصلہ دوسرے مجسٹریٹ نے آ کر کیا۔ تو ایمان کی طاقت بڑی زبردست ہوتی ہے اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

پس جماعت میں نئے لوگوں کے شامل ہونے کا اس صورت میں فائدہ ہو سکتا ہے کہ شامل ہونے والوں کے اندر ایمان اور اخلاص ہو صرف تعداد میں اضافہ کوئی خوشی کی بات نہیں۔ اگر کسی کے گھر میں دس سیر دودھ ہو۔ تو اس میں دس سیر پانی ملا کر وہ خوش نہیں ہو سکتا کہ اب اس کا دودھ بیس سیر ہو گیا ہے۔

خوشی کی بات یہی ہے

کہ دودھ ہی بڑھایا جائے۔ اور دودھ بڑھانے میں ہی فائدہ ہو سکتا ہے۔ جو قومیں تبلیغ میں زیادہ کوشش کرتی ہیں ان کی تربیت کا پہلو کمزور ہو جایا کرتا ہے اور ان مجالس کا قیام میں نے تربیت کی غرض سے کیا ہے۔ چالیس سال سے کم عمر والوں کے لئے خدام الاحمدیہ اور چالیس سال سے اوپر عمر والوں کے لئے انصار اللہ اور عورتوں کے لئے لجنہ اماء اللہ ہے۔ ان مجالس پر دراصل تربیتی ذمہ داری ہے یاد رکھو کہ

اسلام کی بنیاد تقویٰ پر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شعر لکھ رہے تھے۔ ایک مصرعہ آپؑ نے لکھا کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

اسی وقت آپ کو دوسرا مصرعہ الہام ہوا جو یہ ہے کہ

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس الہام میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ اگر جماعت تقوےٰ پر قائم ہو جائے۔ تو پھر وہ خود ہر چیز کی حفاظت کرے گا نہ وہ دشمن سے ذلیل ہو گی۔ اور نہ اسے کوئی آسمانی یا زمینی بلائیں تباہ کر سکیں گی اگر کوئی قوم تقوےٰ پر قائم ہو جائے تو کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی۔

قرآن کریم کے شروع میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ الٓمٓ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ لَا رَیْبَ فِیْہِ تو

قرآن کریم کی ذاتی خوبی

بتائی اور دوسروں سے تعلق رکھنے والی خوبی یہ بتائی کہ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ یعنی یہ کلام متقی پر اثر کرتا ہے۔ اس کی

خیال ایسی ہی ہے۔ جیسے ایک شخص تو روٹی کھاتا اور اس سے طاقت حاصل کرکے کھڑا ہوتا ہے اور دوسرے کو دو آدمی پکڑ کر کھڑا کرتے ہیں۔ غیر متقی کو جو ہدایت ہوتی ہے وہ تو ایسی ہوتی ہے۔ جیسے دو آدمی کسی کو کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کر دیں۔ مگر جو متقی ہے وہ اس سے غذا لیتا اور طاقت حاصل کرتا ہے۔ ہم اگر ترقی کر سکتے ہیں تو قرآن کریم کی مدد سے ہی۔ اور

قرآن کریم کہتا ہے

کہ اس کی غذا متقی کے لئے ہی طاقت اور قوت کا موجب ہو سکتی ہے۔ اگر کسی شخص کے معدہ میں کوئی خرابی ہو تو اسے گھی دودھ۔ مرغ۔ بادام۔ پھل اور کتنی اعلیٰ غذائیں کیوں نہ کھلائی جائیں اسے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ الٹا اسے ہیضہ ہو جائے گا۔ غذا اسی صورت میں فائدہ دے سکتی ہے جب وہ ہضم ہو۔ اگر ہضم نہ ہو۔ تو الٹا نقصان کرتی ہے۔ اور قرآن کریم بتاتا ہے کہ یہ غذا ایسی ہے جو مومن کے معدہ میں ہی ٹھہر سکتی ہے۔ پس

اگر یہ سچ ہے

کہ ہم نے قرآن کریم سے فائدہ اٹھانا ہے اور اس سے فائدہ اٹھائے بغیر ہم کوئی ترقی نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ

كل بركة من محمد صلى الله عليه وسلم فتبارك من علم وتعلم

یعنی تمام برکت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے بس بڑا ہی مبارک ہے وہ جس نے سکھایا اور بڑا ہی مبارک ہے وہ جس نے سیکھا۔ اس میں محمد سے مراد دراصل قرآن کریم ہی ہے۔ کیونکہ آپ ہی قرآن کریم کے الفاظ لائے ہیں پس جماعت کا تقوے پر قائم ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس زمانہ میں مومن اگر ترقی کر سکتے ہیں۔ تو قرآن کریم پر عمل کر کے۔ اور اگر یہ غذا ہضم نہ ہو سکے تو کیا فائدہ۔ اور اگر اسے ہضم کرنا چاہتے ہو تو متقی بنو۔ ابتدائی تقوے جس سے قرآن کریم کی غذا ہضم ہو سکتی ہے وہ کیا ہے وہ ایمان کی درستی ہے۔

تقوے کے لئے پہلی چیز

ایمان کی درستی ہی ہے۔ قرآن کریم نے مومن کی علامت یہ بتائی ہے کہ یومنون بالغیب ہر شخص کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ میں متقی کیسے بنوں۔ پس اس کی پہلی علامت ایمان بالغیب ہے یعنی اللہ تعالے ملائکہ۔ قیامت اور رسولوں پر ایمان لانا۔ پھر اس ایمان کے نیک نتائج پر ایمان لانا بھی ایمان بالغیب ہی ہے۔ اللہ تعالے ملائکہ۔ قیامت اور رسالت نظر نہیں آتی۔ اس لئے اس کے دلائل قرآن کریم نے مہیا کئے ہیں۔ اور وہ دلائل ایسے ہیں کہ انسان کے لئے ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔ مگر کئی لوگ جو غور نہیں کرتے آج کل ایمان بالغیب پر تمسخر اڑاتے ہیں جو لوگ خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں بعض لوگ ان کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ تم تعلیم یافتہ ہو کر ڈھکوسلے مانتے ہو۔ پھر قیامت اور مرنے کے بعد

اعمال کی جزا و سزا

پر بھی لوگ تمسخر اڑاتے ہیں۔ ملائکہ بھی اللہ تعالے کا پیغام اور دین لانے والے ہیں۔ اور یہ سب ابتدائی صداقتیں ہیں مگر لوگ ان سب باتوں کا تمسخر اڑاتے ہیں یہ سارا ایک ہی سلسلہ ہے۔ اور جس نے اس کی ایک کڑی کو بھی چھوڑ دیا۔ وہ ایمان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ نیز نیک نتائج پر ایمان لانا بھی ایمان بالغیب میں شامل ہے۔ اور

یہی توکل کا مقام ہے

ایک شخص اگر دس سیر آٹا کسی غریب کو دیتا ہے اور یہ امید رکھتا ہے کہ اللہ تعالے کی طرف سے اس کا اجر اسے ملے گا تو وہ گویا غیب پر ایمان لاتا ہے وہ کسی حاضر نتیجہ کے لئے یہ کام نہیں کرتا بلکہ غیب پر ایمان لانے کی وجہ سے ہی دے سکتا ہے بلکہ جو شخص خدا تعالے پر ایمان نہیں رکھتا۔ وہ بھی اگر ایسی کوئی نیکی کرتا ہے۔ تو

غیب پر ایمان کیوجہ

سے ہی کر سکتا ہے فرض کرو کوئی شخص قومی نقطہ نگاہ سے کسی غریب کی مدد کرتا ہے تو بھی یہی سمجھ کر کرتا ہے کہ اگر کسی وقت مجھ پر یا میرے خاندان پر زوال آیا تو اسی طرح دوسرے لوگ میری یا میرے خاندان کی مدد کریں گے۔ تو تمام ترقیات غیب پر مبنی ہیں۔ کیونکہ بڑے کاموں کے نتائج فوراً نہیں نکلتے۔ اور ایسے کام جن کے نتائج نظر نہ آئیں حوصلہ والے لوگ ہی کر سکتے ہیں۔

قربانی کا مادہ

بھی ایمان بالغیب ہی انسان کے اندر پیدا کر سکتا ہے گویا قرآن کریم نے ابتداء میں ہی ایک بڑی بات اپنے ماننے والوں میں پیدا کر دی۔ چنانچہ وہ صحابہ رضی جو بدر اور احد کی لڑائیوں میں لڑے کیا وہ کسی ایسے نتیجہ کے لئے لڑے تھے جو سامنے نظر آ رہا تھا نہیں بلکہ ان کے دلوں میں ایمان بالغیب تھا۔ بدر کی لڑائی کے موقعہ پر مکہ کے بعض امراء نے صلح کی کوشش کی مگر بعض ایسے لوگوں نے جنہیں نقصان پہونچا ہوا تھا شور مچا دیا کہ ہرگز صلح نہیں ہونی چاہیے۔ آخر ایک شخص نے کہا کہ کسی آدمی کو بھیجا جائے جو

مسلمانوں کی طاقت کا اندازہ

کر کے آئے۔ چنانچہ ایک آدمی بھیجا گیا۔ اور اس نے آکر کہا کہ اے میری قوم میرا مشورہ یہی ہے۔ کہ ان لوگوں سے لڑائی نہ کرو۔ انہوں نے کہا کہ تم بتاؤ تو سہی کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔ اور سامان وغیرہ کیسا ہے۔ اس نے کہا میرا اندازہ ہے کہ مسلمانوں کی تعداد ۳۱۰ اور ۳۳۰ کے درمیان ہے اور کوئی خاص سامان بھی نہیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ پھر جب یہ حالت ہے تو تم یہ مشورہ کیوں دیتے ہو۔ کہ ان سے لڑائی نہ کی جائے جب ان کی تعداد بھی ہم سے بہت کم ہے اور سامان بھی ان کے پاس بہت کم ہے۔ اس نے کہا کہ بات یہ ہے کہ میں نے اونٹوں اور گھوڑوں پر آدمی نہیں بلکہ

موتیں سوار دیکھی ہیں

میں نے جو چہرہ بھی دیکھا۔ میں نے معلوم کیا۔ کہ وہ تہیہ کئے ہوئے ہے۔ کہ خود بھی مر جائے گا۔ اور تم کو بھی مار دے گا۔ چنانچہ اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے۔ کہ ابوجہل میدان میں کھڑا تھا اور عکرمہ اور خالد بن ولید جیسے بہادر نوجوان اس کے گرد پہرہ دے رہے تھے۔ کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف بیان کرتے ہیں۔ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو دونوں طرف پندرہ پندرہ سال کے بچے کھڑے تھے۔ میں نے خیال کیا کہ میں آج کیا جنگ کر سکوں گا جبکہ میرے دونوں طرف چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ لیکن ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک لڑکے نے آہستہ سے مجھے کہنی ماری۔ اور پوچھا چچا وہ

ابوجہل کون ہے

جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا کرتا ہے میں نے خدا سے عہد کیا ہے کہ آج اسے مار دوں گا۔ ابھی وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دوسرے لڑکے نے بھی اسی طرح آہستہ سے کہنی ماری اور مجھ سے یہی سوال کیا۔ میں اس بات سے حیران تو ہوا مگر انگلی کے اشارہ سے بتایا کہ ابوجہل وہ ہے جو خود پہنے کھڑا ہے اور ابھی میں نے انگلی کا اشارہ کر کے ہاتھ نیچے ہی کیا تھا کہ وہ دونوں بچے اسطرح ابوجہل پر جا گرے جس طرح چیل اپنے شکار پر جھپٹتی ہے اور تلواریں سونت کر ایسی بے جگری سے اس پر حملہ آور ہوئے کہ اس کے محافظ سپاہی ابھی تلواریں سنبھال بھی نہ سکے تھے۔ کہ انہوں نے ابوجہل کو نیچے گرا دیا۔ ان میں سے ایک کا بازو کٹ گیا مگر قبل اس کے کہ باقاعدہ جنگ شروع ہو۔ ابوجہل مہلک طور پر زخمی ہو چکا تھا۔ یہ کیا چیز تھی۔ جس نے ان لوگوں میں اتنی جرأت پیدا کر دی تھی۔

یہ ایمان بالغیب ہی تھا

جس کی وجہ سے وہ اپنے آپکو ہر وقت قربانیوں کی آگ میں جھونکنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اور یہ ایمان بالغیب ہی تھا جس کی وجہ سے ان کے دلوں میں یہ یقین پیدا ہو چکا تھا۔ کہ دنیا کی نجات اسلام میں ہی ہے۔ اور خواہ کچھ ہو ہم اسلام کو دنیا میں غالب کر کے رہیں گے۔

پس مجلس انصار اللہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا کام یہ ہے کہ جماعت میں تقوے پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے

پہلی ضروری چیز

ایمان بالغیب ہے

یعنی اللہ تعالے۔ ملائکہ۔ قیامت رسولوں اور ان شاندار اور عظیم الشان نتائج پر جو آئندہ نکلنے ہیں۔ ایمان پیدا کرنا چاہیئے انسان کے اندر بزدلی اور نفاق وغیرہ اسی وقت پیدا ہوتے ہیں۔ جب دل میں ایمان بالغیب نہ ہو۔ اس صورت میں انسان سمجھتا ہے کہ میرے پاس جو کچھ ہے یہ بھی اگر چلا گیا تو پھر کچھ نہ رہے گا اور اس لئے وہ قربانی کرنے سے ڈرتا ہے۔

یومنون بالغیب کے ایک معنے امن دینا بھی ہے۔ یعنی جب قوم کا کوئی فرد باہر جاتا ہے تو اس کے دل میں یہ اطمینان ہونا ضروری ہے کہ اس کے بھائی اس کے بیوی بچوں کو امن دیں گے کوئی قوم جہاد نہیں کر سکتی جب تک اسے یہ یقین نہ ہو کہ اس کے پیچھے رہنے والے بھائی دیانتدار ہیں پس ان تینوں مجلسوں کا ایک یہ بھی کام ہے کہ جماعت کے اندر ایسی امن کی روح پیدا کریں۔ ان تینوں مجالس کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ایمان بالغیب ایک بیج کی طرح ہر احمدی کے دل میں اس طرح گڑ جائے کہ ان کا ہر خیال

ہر قول اور ہر عمل اس کے تابع ہو۔ اور یہ ایمان قرآن کریم کے علم کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ فلسفیوں کی جھوٹی اور پُر فریب باتوں سے متاثر ہوں اور قرآن کریم کا علم حاصل کرنے سے غافل رہیں۔ وہ ہرگز کوئی کام نہیں کر سکتے۔ پس مجالس انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ کا یہ فرض ہے اور ان کی یہ پالیسی ہونی چاہیئے کہ وہ یہ باتیں قوم کے اندر پیدا کریں اور ہر ممکن ذریعہ سے اس کے لئے کوشش کرتے رہیں۔ لیکچروں کے ذریعہ۔ اور بار بار امتحان لے کر دلوں میں راسخ کیا جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو بار بار پڑھایا جائے یہاں تک کہ ہر مرد و عورت اور ہر چھوٹے بڑے کے دل میں ایمان بالغیب پیدا ہو جائے۔

دوسری ضروری چیز

نماز پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے قرآن کریم نے یؤدون الصلوٰۃ کہیں نہیں فرمایا یا یصلون نہیں کہا۔ بلکہ جب بھی نماز کا حکم دیا ہے یقیمون الصلوٰۃ فرمایا ہے اور اقامت کے معنے باجماعت نماز ادا کرنے کے ہیں۔ اور پھر اخلاص کے ساتھ نماز ادا کرنا بھی اس میں شامل ہے۔ گویا صرف نماز کا ادا کرنا کافی نہیں بلکہ نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے اور اس واسطے ادا کرنا ضروری ہے کہ اس کے اندر کوئی نقص نہ رہے۔ اسلام میں نماز پڑھنے کا حکم نہیں بلکہ قائم کرنے کا حکم ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ نماز پڑھنے پر خوش نہ ہو بلکہ نماز قائم کرنے پر خوش ہو۔ پھر خود ہی نماز قائم کر لینا کافی نہیں بلکہ دوسروں کو اس پر قائم کرنا چاہیئے۔ اپنے بیوی بچوں کو بھی اقامت نماز کا عادی بنانا چاہیئے بعض لوگ خود تو نماز کے پابند ہوتے ہیں۔ مگر بیوی بچوں کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ حالانکہ اگر دل میں اخلاص ہو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ کسی بچے کا یا بیوی کا یا بہن بھائی کا نماز چھوڑنا انسان گوارا کر سکے۔ ہماری جماعت میں ایک مخلص دوست تھے جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے لڑکے نے مجھے لکھا کہ میرے والد میرے نام الفضل جاری نہیں کراتے۔ میں نے انہیں لکھا کہ آپ کیوں اس کے نام الفضل جاری نہیں کراتے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مذہب کے معاملہ میں اسے آزادی حاصل ہو اور وہ آزادانہ طور پر اس پر غور کر سکے۔ میں نے انہیں لکھا کہ الفضل پڑھنے سے تو آپ سمجھتے ہیں اس پر اثر پڑے گا اور مذہبی آزادی نہ رہے گی لیکن کیا اس کا بھی آپ نے کوئی انتظام کر لیا ہے کہ اس کے پروفیسر اس پر اثر نہ ڈالیں۔ کتابیں جو وہ پڑھتا ہے وہ اثر نہ ڈالیں۔ دوست اثر نہ ڈالیں۔ اور جب سارے کے سارے اثر ڈال رہے ہیں تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسے زہر تو کھلنے دیا جائے اور تریاق سے بچایا جائے تو میں بتا رہا تھا کہ

اقامت نماز ضروری ہے

اور اس میں خود نماز پڑھنا۔ دوسروں کو پڑھوانا۔ اخلاص اور جوش کے ساتھ پڑھنا۔ باوضو ہو کر ٹھہر ٹھہر کر باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ اس کی طرف ہمارے دوستوں کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ مجھے افسوس ہے کہ کئی لوگوں کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ خود تو نماز پڑھتے ہیں مگر ان کی اولاد نہیں پڑھتی۔ اولاد کو نماز کا پابند بنانا بھی اشد ضروری ہے اور نہ پڑھنے پر ان کو سزا دینی چاہیئے۔ ایسی صورت میں بچوں کا خرچ بند کرنے کا تو حق نہیں ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ میں خرچ تو دیتا رہوں گا مگر تم میرے سامنے نہ آؤ جب تک نماز کے پابند نہ ہو۔ ہاں اگر کوئی بچہ کہہ دے کہ میں مسلمان نہیں ہوں تو پھر البتہ حق نہیں کہ اس پر زور دیا جائے۔ لیکن اگر وہ احمدی اور مسلمان ہے تو پھر اسے سزا دینی چاہیئے اور کہہ دینا چاہیئے کہ آج سے تم ہمارے گھر میں نہیں رہ سکتے جب تک کہ نماز کے پابند نہ ہو جاؤ۔

تیسری چیز

ومما رزقنٰھم ینفقون یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کیا جائے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی پہلی چیز جذبات ہیں بچہ جب ذرا ہوش سنبھالتا ہے تو محبت اور پیار اور غصہ کو محسوس کرتا ہے۔ خوش ہوتا اور ناراض ہوتا ہے پھر پیدائش سے بھی پہلے اللہ تعالیٰ نے انسان کو آنکھیں ناک۔ کان اور ہاتھ پاؤں دیئے ہیں۔ پھر بڑا ہونے پر علم ملتا ہے۔ طاقت ملتی ہے۔ ان سب میں سے تھوڑا تھوڑا خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا مطالبہ ہے۔ علم۔ روپیہ۔ عقل۔ جذبات اور اپنی طاقتیں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے۔ یہ مطالبہ اتنا وسیع ہے کہ اس کی تفصیل کے لئے کئی گھنٹے درکار ہیں۔ اور اس پر ہزار صفحہ کی کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ مگر کتنے لوگ ہیں جو اس کی اہمیت کو سمجھتے ہیں بہت سے ہیں جو تھوڑا بہت صدقہ دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ اس مطالبہ کو پورا کر دیا۔ حالانکہ یہ بہت وسیع ہے۔ جہاد کا حکم بھی اسی کا ایک جزو ہے بعض امراء صدقہ دے دیتے ہیں کچھ پیسے خرچ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اس حکم کی تعمیل کر دی حالانکہ

اس کا مطلب صرف یہ ہے

کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی بہت سی چیزوں میں سے ایک کو خرچ کر دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب کچھ جو تمہیں دیا گیا ہے ان سب میں سے کچھ کچھ خرچ کرو۔ بھلوچی تائی صاحبہ تھیں انکی پچاسی سال کی عمر تھا سارا سال روئی کو کتوانا۔ پھر اٹیاں بنانا پھر جلاہوں کو دے کر اس کا کپڑا بنوانا۔ اور پھر رضائیاں اور توشکیں بنوا کر غریبوں میں تقسیم کرنا ان کا دستور تھا اور اس میں سے بہت سا کام وہ اپنے ہاتھ سے کرتیں۔ جب کہا جاتا کہ دوسروں سے کرا لیا کریں۔ تو کہتیں اس طرح مزا نہیں آتا۔ تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر چیز کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے۔ مگر کتنے لوگ ہیں جو ایسا کرتے ہیں۔ بعض لوگ چند پیسے کسی غریب کو دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ اس پر عمل ہو گیا حالانکہ یہ درست نہیں۔ جو شخص پیسے تو خرچ کرتا ہے مگر اصلاح و ارشاد کے کام میں حصہ نہیں لیتا وہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس حکم پر عمل کر لیا ہے یا جو یہ کام بھی کرتا ہے مگر ہاتھ پاؤں اور اپنی طاقت کو خرچ نہیں کرتا۔ بیواؤں اور یتیموں کی خدمت نہیں کرتا وہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس پر عمل کر لیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں

ساری قوتوں کو صرف کرنے کا حکم ہے

جذبات کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنا ضروری ہے مثلاً غصہ چڑھا تو معاف کر دیا اسی کے ماتحت ہاتھ سے کام کرنا اور محنت کرنا بھی ہے اور میں خدام الاحمدیہ کو خصوصیت سے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خدمت خلق کی روح نوجوانوں میں پیدا کریں۔ شادیوں۔ بیاہوں اور دیگر تقریبات میں کام کرو۔ خواہ وہ کسی مذہب کے لوگوں کی ہوں۔

اس کے بعد فرمایا والذین یؤمنون بما انزل الیک اس میں ایمان بالقرآن کا حکم ہے۔ مگر اس کو صرف اتنا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ہر حکم کو اپنے اوپر حاکم بنانا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں میں نے احباب کو یہ نصیحت کی تھی کہ قرآن کریم نے عورتوں کو حصہ دینے کا جو حکم دیا ہے اس پر عمل کریں۔ اور چند سال ہوئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے احباب سے کہا تھا کہ کھڑے ہو کر اس کا اقرار کریں اور اکثر نے کیا بھی تھا۔ مگر میرے پاس شکایتیں پہنچتی رہتی ہیں کہ بعض احمدی نہ صرف یہ کہ خود حصہ نہیں دیتے بلکہ دوسروں سے لڑتے ہیں کہ تم بھی کیوں دیتے ہو۔ مسلمانوں نے جب عورتوں سے یہ سلوک شروع کیا تو خدا تعالیٰ نے ان کو عورتیں بنا دیا۔ انہیں ماتحت کر دیا اور دوسروں کو ان پر حاکم کر دیا۔ انہوں نے عورتوں کو ان کے حق سے محروم کیا تو خدا تعالیٰ نے ان سے حکومت چھین کر انگریزوں کو دے دی

انہوں نے عورتوں کو نیچے گرایا اور خدا تعالےٰ نے ان کو گرا دیا۔ لیکن اگر تم آج عورتوں کو ان کے حقوق دینے لگ جاؤ اور

مظلوموں کے حق قائم کرو

تو خدا تعالےٰ کے فرشتے آسمان سے اتریں گے اور تمہیں اُٹھا کر اوپر لے جائیں گے پس عورتوں کے حقوق ان کو ادا کرو اور ان کے حصے ان کو دو۔ مگر اس طرح نہیں جس طرح کا ایک واقعہ میں نے پہلے بھی کئی بار سنایا ہے۔ ایک احمدی تھے ان کی دو بیویاں تھیں۔ قادیان سے ایک دوست ان کے پاس گئے۔ تو ان کو معلوم ہوا کہ وہ اپنی بیویوں کو مارتے ہیں۔ انہوں نے نصیحت کی کہ یہ ٹھیک نہیں۔ اس نے کہا کہ میں نے تو اپنا یہ اصول بنا رکھا ہے کہ جب ایک غلطی کرے تو اسے تو اس کی غلطی کی وجہ سے مارتا ہوں۔ اور دوسری کو اس لئے مارتا ہوں کہ وہ اس پر ہنسے نہیں۔ جو دوست قادیان سے گئے تھے انہوں نے بہت سمجھایا کہ یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسے سخت ناپسند فرماتے تھے۔ اس نے سنکر کہا کہ اچھا پھر تو بہت بڑی غلطی ہوئی اب کیا کروں۔ کیا معافی مانگوں۔ انہوں نے کہا ہاں معافی مانگ لو۔ وہ گھر میں گئے اور بیویوں کو بلا کر کہا کہ مجھ سے تو بڑی غلطی ہوتی رہی جو میں تم کو مارتا رہا۔

مجھے معلوم ہوا ہے

کہ یہ تو گناہ ہے اور حضرت صاحب اس پر بہت ناراض ہوتے ہیں۔ اسلئے مجھے معافی دے دو۔ وہ دل میں خوش ہوئیں کہ آج ہمارے حقوق قائم ہونے لگے ہیں۔ بگڑ کر کہنے لگیں۔ کہ تم مارا ہی کیوں کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ اب معاف کر دو۔ وہ کہنے لگیں کہ نہیں ہم تو معاف نہیں کریں گی۔ اس پر اس نے کہا کہ سیدھی طرح معافی دیتی ہو یا "لاہواں چھیل" یعنی کھال ادھیڑ دوں وہ سمجھ گئیں کہ بس اب یہ بگڑ گئے ہیں۔ جھٹ کہنے لگیں کہ نہیں ہم تو یونہی کہہ رہی تھیں۔ آپ کی مار تو ہمارے لئے پھولوں کی طرح ہے۔

ہمارے ملک میں

عورتوں کو جانوروں سے بھی بدتر سمجھا جاتا ہے

کتے کو اس طرح نہیں مارا جاتا۔ بیلوں اور جانوروں کو بھی اس طرح نہیں مارا جاتا جس طرح عورتوں کو مارا جاتا ہے اور عورتوں کے ساتھ ان کے اس سلوک

کا یہ نتیجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو عورتوں کی پوزیشن دے دی ہے جب عورت کی عزت نہ کی جائے تو اولاد کے دل میں بھی خساست پیدا ہوتی ہے باپ خواہ سید ہو۔ لیکن اگر اس کی ماں کی عزت نہ ہو تو وہ اپنے آپ کو انسان کا بچہ نہیں بلکہ ایک ...... حیوان کا بچہ سمجھتا ہے۔ اور اس طرح وہ بزدل بھی ہو جاتا ہے۔ پس عورتوں

کی عزت قائم کرو۔ اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ تمہارے نیچے اگر گیدڑ ہیں تو وہ شیر ہو جائیں گے۔ یومنون بما انزل الیک کے بعد ایمان بما انزل من قبلک کا حکم ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ دوسروں کے بزرگوں کا بھی ادب اور احترام کرو۔ گویا اس میں صلح کی تعلیم دی گئی ہے پھر اس میں یہ بھی تعلیم ہے کہ تبلیغ میں نرمی اور سچائی کا طریق اختیار کرو۔

آخری چیز یقین بالآخرت ہے

اس کے معنے دو ہیں۔ ایک تو مرنے کے بعد زندگی کا یقین ہے بعض دفعہ انسان کو قربانیاں کرنی پڑتی ہیں مگر ایمان بالغیب کی طرف اس کا ذہن نہیں جاتا اس وقت اس بات سے ہی اس کی ہمت بندھتی ہے کہ میری اس قربانی کا نتیجہ اگلے جہان میں نکلے گا۔ پھر اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ انسان ایمان رکھے کہ خدا تعالےٰ مجھ پر بھی اسی طرح کلام نازل کر سکتا ہے۔ جس طرح اس نے پہلوں پر کیا۔ اس کے بغیر اللہ تعالےٰ سے ساتھ محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالےٰ سے محبت وہی شخص کر سکتا ہے جو یہ سمجھے کہ خدا تعالےٰ نے میری محبت کا صلہ مجھے ضرور دے سکتا ہے۔ جس کے دل میں یہ ایمان نہ ہو وہ خدا تعالےٰ سے محبت نہیں کر سکتا۔

پس

یہ چھ کام ہیں

جو انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ پوری کوشش کرکے جماعت کے اندر ان امور کو رائج کریں تاکہ ان کا ایمان صرف رسمی ایمان نہ رہے بلکہ حقیقی ایمان ہو جو انہیں اللہ تعالےٰ کا مقرب بنا دے۔ اور وہ غرض پوری ہو جس کے لئے میں نے ...... تنظیم کی بنیاد رکھی ہے۔

(الفضل ۲۶ ۱۰/۱۰)

مدراس میں ایک امید افزا تبلیغی ماحول

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

دورۂ کشمیر سے واپسی

ریاست جموں و کشمیر کا قریباً تین ماہ کا تبلیغی و تربیتی دورہ ختم کرکے خاکسار ماہ اگست کے آخر میں واپس مدراس پہنچا۔ مقامی تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں کو از سر نو شروع کیا۔ خدام الاحمدیہ کے تربیتی اجلاس بھی پھر شروع کرائے۔ کیونکہ میری عدم موجودگی کی وجہ سے اُن کی بھی صحیح طور پر نگرانی نہ ہو سکی تھی زیر تبلیغ احباب سے پھر ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

دو ٹامل ناڈ کے دوستوں کی بیعت

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ماہ ستمبر میں دو سعید الطبع دوستوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔ دونوں دوست ٹامل ناڈ کے رہنے والے ہیں۔ اور مذہبی جوش اور تبلیغی تڑپ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اُن میں سے ایک دوست مکرم حکیم محمد منان صاحب تو مشہور محققین میں سے ہیں اور ایک اچھے طبیب ہیں۔ اُن کے مطب سے غرباء مفت دوائی حاصل کرتے ہیں مسائل کو سمجھنے اور بیان کرنے کا از حد شوق ہے۔ نماز و روزہ کے پابند ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فضائل و کمالات کو جب اُن کے سامنے بیان کیا جائے تو بعض اوقات اتنے متاثر ہو جاتے ہیں کہ آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ اب وہ اس کوشش میں ہیں کہ اپنے مریدوں کو بھی محبت و پیار اور تبلیغ کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی دعوت دیں۔ اللہ تعالےٰ اُن کو توفیق دے۔

دوسرے دوست مکرم محی الدین علی صاحب موٹر پارٹس کا بزنس کرتے ہیں۔ تبلیغ کا از حد شوق ہے۔ اُن کے عزیزوں میں سے ایک احمدی دوست مکرم ابو عبیدہ صاحب ہیں۔ جب بھی دیکھو دونوں تبلیغ میں مصروف یا باہم مسائل کو سمجھنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ شہر کے جس حصہ میں یہ دوست رہتے ہیں وہاں زیادہ تر ٹامل زبان بولنے والے ہیں۔ وہاں کے حالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ انشاء اللہ تھوڑے ہی عرصہ میں کچھ اور سعید روحیں جماعت میں داخل ہونے کی سعادت پائیں گی۔

درس القرآن

مکرم مرزا عبد العزیز بیگ صاحب مالک ملاؤ درن الیکٹرو پلیٹنگ ورکس بھی تبلیغ میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں ان کے پاس بھی اکثر غیر احمدی نوجوان آتے اور مسائل مختلفہ پر بحث ہوتی ہے۔ اُن کی خواہش پر ہر ہفتہ کی شب کو اُن کے پاس قرآن مجید کے درس کا اجراء کیا گیا ہے۔ اس درس میں بھی وہ غیر احمدی نوجوان شریک ہوتے ہیں۔ اور وہ دوست جماعتی مسائل کو اب آہستہ آہستہ سمجھ رہے ہیں۔ بارگاہِ رب العزت سے امید ہے کہ ان میں سے بھی کچھ سعید روحیں ملیں گی۔

ایک مقامی کالج کے بعض غیر احمدی طلباء نے مجھ سے یہ خواہش کی تھی۔ کہ میں اُن کو قرآن مجید پڑھاؤں اور مسائل اسلامی سے اُن کو واقف کرواؤں۔ چنانچہ میں نے اس موقعہ کو بھی غنیمت سمجھا۔ اب ہفتہ میں تین مرتبہ اُن دوستوں کے پاس جاتا ہوں۔ قرآن مجید کی تعلیم کے علاوہ کئی کئی گھنٹوں تک مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات ہوتا ہے۔ اور ان نوجوانوں کو جماعت کا لٹریچر بھی۔ مطالعہ کے لئے دیتا ہوں۔

مختصر یہ کہ ان ایام میں مدراس میں ایک امید افزا تبلیغی ماحول پیدا ہو رہا ہے۔ اس لئے احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت دے اور ہمارے دوستوں میں تبلیغ کے ساتھ ساتھ اچھا عملی نمونہ دکھانے کی بھی تڑپ پیدا ہو۔ اور سعید روحوں کو اللہ تعالےٰ جلد سے جلد اس خدائی سلسلہ میں شامل ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

درخواست دعا

میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ مبارکہ عزیزہ تشویشناک طور پر بیمار ہے اور آج کل لائلپور کے سول ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت اس کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار رقامی عبد الحمید درویش قادیان

قادیان میں جلسہ وصیت کا انعقاد

مرتبہ مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر بی۔ اے۔ قادیان

قادیان ۲۵ر اکتوبر بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی جلسہ وصیت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ازلی دستور اور سنت کے مطابق موجودہ زمانہ میں مخلوق خدا کی گمراہی اور ہر قوم کے دنیاوی امور میں استغراق کو دیکھ کر اصلاح عالم کے لئے . . . . . . حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے مخلصین کی جماعت قائم فرماتے ہوئے اس سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد لیا۔ کیونکہ دجالی فتنہ کے اثر کے ماتحت بنی نوع انسان انفرادی اور اجتماعی طور پر دنیا کو ہر چیز پر مقدم کئے ہوئے تھے۔ ۱۹۰۵ء میں آپ نے نظام وصیت قائم فرما کر گویا نئے آسمان اور نئی زمین کی بنیاد رکھی تھی۔ وصیت کا حکم کوئی نیا حکم نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مومن کو اپنے مال کے متعلق وصیت کرنے کی تحریک فرمائی ہے

اس کے بعد مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھی اور بعد ازاں مکرم حکیم خلیل احمد صاحب نے آیت کریمہ ان اللّٰہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ تلاوت فرما کر وصیت کے فوائد کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے آیت مذکورہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت جان (وہر قسم کے جذبات کی قربانی) اور مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنے سے خریدی جا سکتی ہے۔ گویا کہ اگر انسان مالی قربانیاں کرتے ہوئے آستانہ الوہیت پر گر جائے تو اُسے جنت یعنی خدا تعالیٰ کا قرب میسر آ سکتا ہے۔ وصیت اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے ایک راہ سلوک ہے گویا جنت وصال الٰہی کا ہی دوسرا نام ہے۔ آپ نے بتایا کہ ہر شخص مرنے سے پہلے کوئی نہ کوئی وصیت اپنے لواحقین کے لئے کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی وصیت بھی اللہ تعالیٰ ہی کی رضا حاصل کرنا ہوتی ہے۔ تقریر کے آخر پر آپ نے رسالہ "الوصیت" میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر فرمودہ اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور علیہ السلام نے نفسانی جذبات پر موت وارد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور اس کی رضا کے حصول کے لئے تلقین فرمائی ہے اور بتلایا کہ نظام وصیت میں وصال الٰہی کے علاوہ یتیموں، بیواؤں، غریبوں بھوکوں اور ننگوں کے لئے پناہ کا سامان بھی مہیا کئے جانے کا انتظام موجود ہے۔

وصیت کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

محترم حکیم صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے "وصیت کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ" کے موضوع پر تقریر فرمائی آپ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے چند سال قبل اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو قرب وفات کی خبر دیتے ہوئے وحی خفی کے ذریعہ ایک عظیم الشان نظام کی طرف رہنمائی فرمائی جس کے ماتحت حضور علیہ السلام نے رسالہ "الوصیت" میں اس عظیم الشان نظام کو شرح فرمایا۔ جو آج کل نظام وصیت کے نام سے موسوم ہے۔ وصیت کے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے ہوئے مقرر نے بیان کیا کہ وصیت کے لئے صرف مال دینا ہی شرط نہیں بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بیان فرمودہ شرائط کے مطابق ہر موصی کو متقی اور محرمات سے پرہیز کرنے والا کسی قسم کے شرک اور بدعت کا کام نہ کرنے والا اور صاف مسلمان ہونا بھی ضروری ہے۔ اور جو شخص مالی قربانیاں کرتے ہوئے احکام خدا وندی پر پورے طور پر عمل پیرا ہو اس کے جنتی ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ اسی طرح آپ نے مقبرہ بہشتی میں دفن ہو جانے سے کیونکر کوئی بہشتی ہو سکتا ہے کے اعتراض کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی تشریح بیان فرمائی کہ کوئی نادان اس قبرستان اور اس نظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے بیان کیا کہ کئی لوگ دور دراز سے لاش لا کر کسی خاص جگہ پر دفن کرنے پر مصر ہوتے ہیں اور اس جگہ سے کام لیتے ہیں خاص طور پر ہر شخص کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی آرام گاہ اس کی محبوب ترین جگہ میں ہو۔

وصیت کی اہمیت و ضرورت

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے وصیت کی اہمیت و ضرورت پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ انبیاء کی بعثت کی غرض اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے بندوں کا حقیقی تعلق اور دنیا میں امن و سکون کی زندگی کا قیام ہوتا ہے۔ اور اسی غرض کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وحی الٰہی کے مطابق نظام وصیت کا اجراء فرمایا۔ حضور علیہ السلام نے وصیت کے اموال کے مصرف کے متعلق تحریر فرمایا تھا کہ "یہ ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے جس کی تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے"۔ چونکہ موجودہ زمانہ کے حالات گزشتہ زمانوں کے حالات سے کلیتہً مختلف ہیں آج کل امراء اور غرباء میں فرق بہت زیادہ بُعد اختیار کر گیا ہے جس کو دور کرنے کے لئے مختلف ملکوں اور قوموں میں کئی قسم کی تحریکات اور نظام قائم کئے گئے ہیں۔ مگر وہ سب اپنے مقاصد میں افراط یا تفریط کی طرف چلے جانے کی وجہ سے ناکام رہے ہیں۔ مگر نظام وصیت چونکہ منشاء الٰہی کے ماتحت قائم ہوا ہے۔ اور طوعی ہونے کی وجہ سے ہر شخص اس میں بشاشت قلبی سے حصہ لیتا ہے۔ اس لئے جب احمدیت ترقی کرے گی تو یہ نظام بھی وسیع ہو کر دنیا کی مشکلات کے ازالہ کا باعث ہو گا۔ انشاء اللہ۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب جماعت کو وصایا کرنے کی تحریک کی۔

آخر میں صاحب صدر نے اس امر پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے کہ درویشان میں سے اکثر احباب موصی ہیں انہیں وصیت کی جملہ شرائط پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور دعا کے بعد یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ (نوٹ:۔ یہ جلسہ لوکل انجمن احمدیہ کے زیر انتظام منعقد ہوا تھا)

> **وصیت کا نظام ہی وہ عظیم الشان نظام ہے**
> **جو آئندہ قریب کے زمانہ میں**
> **ساری دُنیا کے غریبوں اور مظلوموں کو**
> **اقتصادی مشکلات سے نجات بخشے گا۔ انشاء اللہ**

انتخابات انصار اللہ

جماعتوں کے صدر صاحبان کی خدمت میں خطوط کے ذریعہ کہا گیا تھا کہ وہ مجلس انصار اللہ کا قیام میں لا کر زعیم اعلیٰ کا انتخاب کروا کر ارسال فرمائیں ابھی تک بہت تھوڑے انتخابات موصول ہوئے ہیں۔ جملہ صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ جلد انتخابات ارسال فرما دیں۔

معتمد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

یاددہانی تحریک جدید دور اوّل کا سولہواں اور دور دوم کا چھبیسواں سال ختم ہو رہا ہے۔ احباب اپنے وعدوں کی رقوم جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ (افسر تحریک جدید)

منقولات

ایک مایوس محقق کی انوکھی ریسرچ

پاسباں مل گئے کعبہ کو بُت خانہ سے

ابھی تک تو بے چارے مسلمان منتظر تھے کہ حضرتِ مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے ظہور فرمائیں گے۔ اسی تصور میں بیچارے ہفت اقلیم کی شہنشاہیت کے رنگین تصورات اور سنہری خوابوں میں مخمور تھے۔ دن رات وہ انہیں امیدوں میں بسر کر رہے تھے۔ لیکن ابھی ان کے خوش آئند خواب شرمندۂ تعبیر بھی نہ ہو پائے تھے کہ چودھویں صدی کے ایک محقق جناب فیض نیازی آف امروہہ نے ان حسین و جمیل محلات کی بنیاد ہی اکھیڑ ڈالی۔ موصوف نے حال ہی میں ایک کتاب بعنوان "امام مہدی کا ظہور اور دجال" ترتیب دی ہے۔ جو ابھی دنوں مارکیٹ میں منظرِ عام پر آئی ہے اگرچہ یہ کتاب محض سطحی قسم کے غیر معقول خیالات پر مبنی ہے جو شاید حقیقت پسندی سے زیادہ شہرت طلبی کے لئے مرتب کی گئی ہے تاہم اس کے بعض حصے قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں تا معلوم ہو جائے کہ سیدھی راہ سے منہ موڑ لینے کے بعد کس طرح ایک انسان اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مارتا پھرتا ہے۔ سورت انعام کے نویں رکوع کے آغاز میں کیا ہی لطیف پیرایہ میں سیدھی اور الٹی راہ پر چلنے والوں کا موازنہ کر کے فرمایا گیا ہے کہ قل اندعوا من دون اللہ ما لا ینفعنا ولا یضرنا و نرد علیٰ اعقابنا بعد اذ ھدٰنا اللہ کالذی استھوتہ الشیٰطین فی الارض حیران لہ اصحاب یدعونہ الی الھدی ائتنا قل ان ھدی اللہ ھو الھدیٰ و امرنا لنسلم لرب العٰلمین

(۱)

افضلیت بنی اسرائیل جناب فیض صاحب لکھتے ہیں:-

"... دنیا میں اس وقت افغان ہی نسباً سب سے بلند۔ افضل اور نبی زادے ہیں۔ قرآن پاک و صحیفات میں بنی اسرائیل سے مراد آل یوسف و یامین ہی ہیں ...
... اللہ تعالےٰ کو بنی اسرائیل یعنی افغان کے اجداد اتنے پیارے ہیں کہ چار ہزار سال بعد بھی نصف قرآن میں ان ہی کی افضلیت بیان کی ہے۔"
(امام مہدی کا ظہور اور دجال ص۵)

(۲)

مہدیت کا اسلام سے کچھ تعلق نہیں اسی کتاب کے صفحہ ۶ پر یہ عبارت درج ہے۔ "... الافغان کی ۲۲ سالہ ریسرچ کے سلسلہ میں امام مہدی کے حالات سے بھی دوچار ہونا پڑا۔ تو ایک دعویٰ کا محسوس ہوا۔ جب اس طرف دھیان دیا۔ اور ریسرچ کی تو معلوم ہوا کہ مہدیت کا اسلام سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ فرقہ ہائے سبائیہ نے حضرت علی اور ان کی اولاد کے ناموں کو آلہ کار بنا کر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم نبوت کی نفی کی ہے۔ اور اسلامی عقیدہ کے برعکس ظہور مہدی کا خوشنما تصور پیش کرکے مسلمانوں کو رجعت خیالی میں مبتلا کرنا چاہا ہے۔ بے چین ہو گیا کہ مسلمانوں کو مہدیت کے اصل راز سے آگاہ کر دوں۔ تاکہ جو مسلمان امام مہدی کو علیہ السلام کہہ کر حضرت محمد رسول اللہ صلعم پر ختم نبوت کی غیر دانستہ نفی کرتے ہیں آگاہ ہو جائیں"۔
(امام مہدی کا ظہور و دجال ص۶)

امام مہدی کی بنیاد فرقہ غلاۃ کی سرخی کے تحت جناب نیازی صاحب لکھتے ہیں:- "... یہ فرقہ جناب حضرت علی کے دنیا میں واپس آنے کا قائل تھا امام مہدی کی بنیاد یہیں سے شروع ہوئی ہے۔ فیض"۔ (امام مہدی کا ظہور و دجال ص۱۰)

جناب امام محمد مہدی بن امام حسن عسکری اس سرخی کے ماتحت آپ رقم فرماتے ہیں "حضرات شیعہ کے نزدیک امام مہدی جناب محمد بن عسکری ہیں اور اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبد اللہ ہیں۔ لیکن آنے والے مہدی نہ یہ ہیں نہ وہ ہیں" (ص۲۱)

محمد بن عسکری غار سامرہ میں ایک پر لطف بات جو شیعہ حضرات کی طرف منسوب کر کے تحریر کی ہے وہ یہ ہے "... بہرحال حضرات شیعہ کہتے ہیں کہ محمد بن عسکری تقریباً ۶ تا ۸ سال کی عمر میں غائب ہو گئے اور غار سامرہ (اصفہان کے ایک غار کا نام ہے) میں قرآن لے کر چلے گئے ہیں تو اس کے معنی یہ ہوئے ۲۶۶ھ میں گئے اور آج ۱۳۸۰ھ ہے۔ ۱۳۷۹ - ۲۶۶ باقی ۱۱۱۳ برس کی آپ کی عمر تو ہو چکی۔ کیا کسی انسان کی اس قدر دراز عمر ہو سکتی ہے؟
(امام مہدی کا ظہور و دجال ص۲۲)

(۴)

حضرت علی کا آسمان پر اٹھا یا جانا اسی کتاب کے صفحہ گیارہ پر یہ عجیب و غریب عبارت درج ہے "... یہ فرقہ کہتا تھا کہ عبد الرحمٰن ابن ملجم نے جب جناب علی کو قتل کیا ہے تو اس وقت شیطان جناب حضرت علی کی شکل بن کر گیا تھا۔ ابن ملجم نے شیطان کو قتل کیا۔ جناب حضرت علی تو پہلے ہی آسمان پر اٹھا لئے گئے تھے وغیرہ۔ از تاریخ قول حق ص۲۹ مؤلف اکبر شاہ خان نجیب آبادی"۔ (امام مہدی کا ظہور اور دجال ص۱۱)

(۵)

مہدیت اور قرب قیامت سبائیہ تخیل ہے کیا مزے کی نرالی تحقیق نیازی صاحب نے فرمائی۔ آپ لکھتے ہیں:-
"... وہاں ایک عقیدہ مہدی کے تخیل کا محض اس لئے تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپ پر ختم رسالت کی نفی ہو ... فرقہ سبائیہ نے مہدیت اور لفظ علیہ السلام کو کچھ ایسا درون پردہ طور پر پیش کیا اور نہ ! ... انہوں نے اس تخیل کو کچھ ایسے خوشنما طریقہ سے بتایا کہ ان کی تحریک میں عوام نہیں بڑے بڑے علماء دین تک مسحور ہو گئے۔ اور آج تک ہیں ... مسلمانوں سے سخت غلطی ہو رہی ہے کہ وہ امام مہدی کو علیہ السلام کہہ کر خود اپنے پاؤں میں کلہاڑی مار رہے ہیں۔ حضرت مولانا قبلہ اشرف علی صاحب تھانوی نے بہشتی زیور کے حصہ ہفتم میں ص۶۴ تا ۶۶ پر امام مہدی کے حال میں ان کو کئی جگہ علیہ السلام لکھا ہے"۔ (امام مہدی کا ظہور اور دجال ص۹۳)

قرب قیامت کا تخیل "کتاب ہذا کے امام مہدی یعنی جناب محمد بن عبد اللہ بن حسن مثنیٰ بن حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو جب خلیفہ منصور عباسی نے ۱۴۵ھ میں قتل کر دیا۔ تو فرقہ سبائیہ جارودیہ ص۵۱ نے کہا کہ محمد بن عبد اللہ قتل نہیں ہوئے۔ زندہ غائب ہو گئے ہیں۔ قرب قیامت میں ظہور کریں گے۔ پس قرب قیامت کی ایجاد یہاں سے ہوئی ہے" (ص۹۴)

(۶)

مختصر ذکر دجال "عربی میں دجل بمعنی مکر و فریب کے ہیں۔ دجال۔ مکار۔ فریبی پس ذیل کی احادیث ایک سے چار تک پر تو شبہ تک نہیں ہوتا۔ کہ دجال کسی شخص کا نام ہے۔ حدیث ایک سے چار تک میں واضح طور سے معنی کے اعتبار سے استعمال ہوا ہے"۔ (امام مہدی کا ظہور اور دجال ص۹۵)

(۷)

پیشگوئیاں اسلام میں ممنوع ہیں جناب نیازی صاحب تعلیم اسلام سے بے نیاز ہو کر تحریر فرماتے ہیں:-
"اسلام نے پیشینگوئیوں کی سخت مخالفت کی ہے۔ اور مہدی سے متعلق سب احادیث پیشین گوئیاں ہیں پس جبکہ مہدی کی احادیث سب پیشین گوئیاں ہیں۔ اور اسلام اس کی مخالفت کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ مہدی کی سب احادیث وضعی ہیں"۔ (ص۱۰۱)

ادھوری پیشینگوئیاں "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مہدی سے متعلق تمام حالات بطور پیشینگوئی بتائے تو سن ظہور بتانے میں کیا تکلف تھا؟ اگر سن ظہور بھی بتا دیتے تو اس سن سے آگے پیچھے جو امام مہدی ہونے کا دعوےٰ کرتا جھوٹا قرار پاتا۔ اب تک جو بیسیوں امام مہدی ہو گئے پیدا نہ ہوتے۔ نیز رسول اللہ نے یہ بھی نہیں بتایا کہ وہ اولاد حسن سے ہوں گے یا اولاد حسین سے۔ پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب وضعی احادیث ہیں اور مہدی کا سارا قصہ اسلام میں رخنہ ڈالنے کے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نبوت کی نفی کرنے کے لئے عبد اللہ بن سبا منافق کے فرقوں کی ایجاد ہے جس کا اسلام سے ذرہ برابر بھی تعلق نہیں"۔
(امام مہدی کا ظہور اور دجال ص۱۰۱)

یہ وہ چند حوالے ہیں جو ہم نے جناب نیازی صاحب کی کتاب "امام مہدی کا ظہور اور دجال" سے احباب کی آگاہی کے لئے درج کر دیئے ہیں۔ ان پر کسی لمبے چوڑے تبصرہ کی ضرورت نہیں اس لئے کہ ایسے حوالے بجائے خود مؤلف کی دینی معلومات کے طول و عرض کا پتہ دیتے ہیں۔ ورنہ شان کے طور پر حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد تو اسلام کا ایک کھلا باب ہے۔ جس سے دین اسلام کی صداقت اور بانیٔ اسلام کی سچائی کو چار چاند لگ جاتے ہیں نہ کہ اسلام میں رخنہ پڑتا ہے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کسر شان یہ محض عقل کا پھیر ہے یا امام مہدی کی لمبی انتظار کے بعد اب ایسے مایوس ہو گئے ہیں کہ نزول مہدی کے عقیدہ ہی کا انکار سرے سے کرنے لگے ہیں۔ کیا یہ حالت قابل عبرت نہیں؟

خاکسار منظور احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم امروہہ

"احمدیت کا پیغام اپنے اندر ایک زندہ حقیقت رکھتا ہے"

"قرآنی اصولوں کی تشریح و تفسیر اور اُن پر عمل درآمد کرانے کیلئے ریفارمر کا آنا ضروری ہے"

"باوجود شدید مخالفت کے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور اپنے تبلیغی مشن کو اکناف عالم میں وسیع کرتے چلے جانا اس بات کی پختہ دلیل ہے کہ احمدیت کا پیغام اپنے اندر ایک زندہ حقیقت رکھتا ہے" اس قسم کے تاثرات کا اظہار منگلور (ساؤتھ کینرا) سے آئے ہوئے ایک غیر از جماعت ایڈوکیٹ جناب ایم۔ سی احمد صاحب B.A.B.L نے مورخہ ۲ ر اکتوبر کو بعد نماز عشاء احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن قادیان کی طرف سے موصوف کے اعزاز میں دی گئی ایک ٹی پارٹی کے بعد استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں فرمایا۔ مکرم ایڈوکیٹ صاحب زیارت قادیان کی غرض سے جماعت احمدیہ کے مخلص دوست مکرم صدیق امیر علی صاحب کے ہمراہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہ تقریب ان تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی خاطر زیر صدارت محترم جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت منائی گئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم جناب سید عبدالحی صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ٹرل سکول قادیان نے انگریزی میں ایک مختصر تقریر کی۔ جس میں آپ نے معزز مہمان کو زیارت قادیان پر مبارکباد دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور اس کے عقائد پر مختصر طور پر روشنی ڈالی۔

بعدہٗ عزیز اشرف علی صاحب مالاباری سیکرٹری ایسوسی ایشن نے معزز مہمان کی خدمت میں ایسوسی ایشن کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اور بتایا کہ ان کا زیارت قادیان کے لئے آنا بجائے خود حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا بیّن بڑا نشان ہے۔ کیونکہ آپ کو خدا تعالیٰ نے ابتدائے زمانہ میں بشارت دی تھی کہ دور دراز علاقوں سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔

تیسرے نمبر پر خاکسار نے مالاباری زبان میں جماعت احمدیہ کے عقائد، اس کے تبلیغی کارنامے اور اس کی منضبط تنظیم کے متعلق تفصیل سے ذکر کیا۔ موجودہ مسلمانوں کی افسوسناک اور قابل رحم حالت اور ان کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کے عظیم الشان کارناموں اور اس کی روز افزوں ترقیوں کے متعلق علماء اسلام کے تبصروں کا ذکر کرتے ہوئے واضح کیا کہ موجودہ زمانہ میں حدیث النبوی "ما انا علیہ واصحابی" کا مصداق صرف جماعت احمدیہ ہے۔

تقریر کے بعد خاکسار نے موصوف کی خدمت میں ایسوسی ایشن کی طرف سے بعض انگریزی کتابیں پیش کیں جن کو آپ نے بخوشی قبول فرمایا۔

بعدہٗ مکرم ایڈوکیٹ صاحب نے بزبان انگریزی جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے قابل قدر خیالات کا اظہار فرمایا۔ جس کا ترجمہ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجزؔ ناظر بیت المال نے سنایا۔

موصوف نے فرمایا۔ کہ میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میرے لئے دوستوں کی ملاقات اور تعارف کا موقعہ پیدا کیا گیا ہے۔ میں اس امر کا اظہار کرنے میں کوئی روک محسوس نہیں کرتا کہ میں نے کبھی بھی تحریک احمدیت کی مخالفت نہ کی۔ اگرچہ طالب علمی کے زمانہ میں میرے پاس جماعت احمدیہ کے خلاف بہت لٹریچر آتا رہا ہے۔ لیکن میں نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ جو تحریکات سچائی پر مبنی نہیں وہ خود بخود ہی ہلاک ہو جاتی ہیں۔ لیکن باوجود شدید مخالفت کے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور اپنے تبلیغی مشن کو اکنافِ عالم میں وسیع کرتے چلے جانا اس بات کی پختہ دلیل ہے کہ اس جماعت کا پیغام اپنے اندر ایک زندہ حقیقت رکھتا ہے اور اس میں بنیادی خوبی ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ میرا یہ ایمان ہے کہ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے۔ اور قرآن مجید کے اصولوں میں کسی کمی بیشی کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن قرآنی اصولوں کی تشریح و تفسیر اور ان پر عمل درآمد کرانے کے لئے ریفارمر کا آنا اور آئندہ بھی آتے رہنا ضروری ہے۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ مسلمانوں نے قرآن مجید کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف سے توجہ بالکل ہٹا دی ہے۔ اور اس کی عزت صرف اسی میں سمجھ رہے ہیں کہ اسے بہ عمدہ غلاف چڑھا کر اونچی جگہ پر رکھا جائے۔ حالانکہ اصل عزت قرآنی اصولوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے سے ہو سکتی ہے۔

دوران تقریر میں آپ نے بانیٔ جماعت کے دعوئے نبوت کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ میں عربی اصطلاحات سے پوری واقفیت نہیں رکھتا۔ اور اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتا کہ کوئی معین رائے دے سکوں۔ تاہم اس حد تک تو بات واضح ہے کہ نبی کا لفظ دو طرح کے مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ ایک ایسا نبی جو کوئی نیا پیغام لائے۔ دوسرے ایسا ریفارمر اور مصلح جو اپنے زمانہ میں قرآنی اصولوں کی تفسیر کرے اور لوگوں کو ان پر عمل پیرا کرے۔ میرے نزدیک آخر الذکر نبی آ سکتے ہیں۔

وفات مسیح پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میرے نزدیک حضرت عیسٰیؑ چونکہ ایک فانی انسان تھے اس لئے ان کو بھی موت کا آنا ضروری ہے۔ تحریک احمدیت سے قبل بھی بعض اسلامی علماء وفات مسیح کے قائل رہے ہیں۔ میرے نزدیک خواہ حضرت عیسٰیؑ وفات پا چکے ہوں یا زندہ ہوں اس سے ہمارے لئے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان قرآن مجید سے فائدہ اٹھا کر اپنی عملی حالت کی اصلاح کریں۔ آپ نے مزید بتایا کہ اصولاً ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے کسی دوسرے کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسے غیر مسلم یا کافر کہے جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان میں سے نوے فی صدی لوگ اپنی ذاتی اغراض کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا کرتے ہیں۔ آخر میں آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ مغربی ممالک میں ترقی و تبلیغ اسلام کے لئے جو کوشش کر رہی ہے وہ اس بات کو واضح کرتی ہے کہ یہ تحریک دنیا کے لئے مفید ہے اور سچائی پر مبنی ہے۔ اور جو بدقسمتی سے اس کی مخالفت کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ نیز انہوں نے کہا کہ حالات کا جائزہ لینے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ احمدیہ جماعت کی مخالفت کرنے والے لوگ ایک فی صدی بھی احمدیت کی اصل حقیقت سے واقف نہیں۔ ان کی مخالفت محض سنی سنائی باتوں پر مبنی ہے۔ اس کے بعد موصوف نے ایسوسی ایشن کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

بعدہٗ محترم صدر صاحب نے پرمعارف اور مؤثر تقریر فرمائی۔ اس موقع پر علاوہ اساتذہ و طلبہ مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ و بورڈنگ جناب ناظر صاحب اعلیٰ جناب ناظر صاحب بیت المال جناب ناظر صاحب امور عامہ اور مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی کارکن دفتر تعلیم و تربیت بھی شریک ہوئے۔ مکمل کارروائی کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار محمد عمر مالاباری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان۔

اعلان برائے جماعتہائے احمدیہ کشمیر

جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ صوبہ کشمیر کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا واضح کر دینا مناسب ہے۔ امسال جلسہ سالانہ قادیان پر جانے والے دوست معہ اپنے زیر تبلیغ احباب کے جو کہ جلسہ پر جانے کی خواہش رکھتے ہوں اپنی اپنی جماعت کی فہرست تیار کر کے آخر نومبر تک خاکسار کو بھیج دیں تاکہ خاکسار اسی فہرست اور تعداد کے مطابق مرکز میں اطلاع دے سکے اور یہاں سرینگر میں ٹرانسپورٹ کے محکمہ سے بھی بات چیت کر سکے۔ دوست یہ بھی نوٹ فرمالیں کہ جلسہ سالانہ پر جانے والے تمام دوست سرینگر آجائیں اور یہاں سے قافلہ کی صورت میں سفر کرنا بہتر رہے گا اور اس طرح کرایہ میں بھی تخفیف ہوگی۔ خاکسار شیخ حمید اللہ مبلغ سرینگر معرفت اصلاح بلڈنگ راشمہ بازار سرینگر

نتیجہ امتحان رسالہ ضرورت مذہب!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک مشہور لیکچر "ضرورت مذہب" بوڑھے کی صورت میں شائع ہو چکا ہے کا امتحان مورخہ ۲۱/۸/۶۰ کو لیا گیا اس میں بھارت کی بیش جماعتوں کے ایک سو اکسٹھ احباب نے حصہ لیا۔ ان میں سے ایک سو اکتالیس امیدوار کامیاب ہوئے۔

(۱) مکرم عبد اللطیف صاحب ولد سیٹھ محمد عبد الحی صاحب یادگیر (۲) مکرم سید جعفر علی صاحب ولد سید غلام دستگیر صاحب سکندر آباد

(۳) مکرم محمد کریم الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان ۸۷/۱۰۰ نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی اور مکرم محمد عمر صاحب مالاباری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے ۷۶/۱۰۰ نمبر حاصل کر کے دوئم پوزیشن حاصل کی۔ نیز محترمہ نور الاسلام صاحبہ ایم۔ اے بنت مکرم پروفیسر عبد السلام صاحب ایم۔ اے صدر نا بسیفہ کینٹ بنارس نے ۷۳/۱۰۰ نمبر حاصل کر کے سوئم پوزیشن حاصل کی۔ کامیاب ہونے والے افراد کا نتیجہ مع حاصل کردہ نمبروں کے درج ذیل ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان

یادگیر

مکرم بشیر احمد صاحب گلبرگی ۶۵
〃 نصرت اللہ صاحب غوری ۴۴
〃 رحمت اللہ صاحب گڈگے ۳۳
〃 عبد اللطیف صاحب اول ۸۷
〃 منصور احمد صاحب ۴۱
〃 سلیم احمد صاحب ۵۸
〃 محمد خواجہ صاحب شورا پور ۴۴
〃 محمد ادریس صاحب ۶۸
〃 عبد الرشید صاحب گلبرگہ ۶۹

کلکتہ

مکرم محمد عارف خان صاحب ۷۱
〃 عبد الحفیظ صاحب ۶۳
〃 سید نور عالم صاحب ۴۷
〃 فیروز الدین صاحب انور ۶۸
〃 محمد نثار صاحب طارق ۷۰

لجنہ اماء اللہ بنگلور

محترمہ اقبال النساء صاحبہ ۶۳
〃 اختر بیگم صاحبہ ۶۸
〃 سلیمہ خاتون صاحبہ ۵۶
〃 رضیہ بیگم صاحبہ ۴۴

بھرت پور (مغربی بنگال)

مکرم مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ ۹۰
〃 زین الحق صاحب ۵۰
〃 محمد ثاقب علی صاحب ۴۰
〃 سراج الدین صاحب ۴۰
〃 ابو القاسم صاحب ۳۶
مکرمہ میمونہ خاتون صاحبہ ۳۹
〃 واحد بخش صاحب ۵۰
〃 فضل الرحمن صاحب ۳۵
〃 مطیع الرحمن صاحب ۲۹
〃 محمد سعید صاحب ۲۸
〃 خادم الاسلام صاحب ۲۶

جماعت احمدیہ کانتلہ

مکرم ماسٹر شمس الدین صاحب دلانی ۲۶
〃 مشیر الدین صاحب عرف رحیم علی ۲۳

مکرم فائز الدین صاحب ۲۷

ہاری پاری گام

مکرم غلام نبی صاحب شیخ ۳۳
〃 مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ ۵۴

سرینگر

مکرم ملک عبد الکریم صاحب آسنوری ۴۴
مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت
بخشی غلام محمد صاحب ۴۸

سونگھڑہ

مکرمہ سیدہ ناصرہ خاتون صاحبہ ۴۵
〃 نور النساء صاحبہ ۴۰
〃 صفیہ خاتون صاحبہ ۳۳
〃 رئیسہ خاتون صاحبہ ۳۳
〃 سیدہ امۃ الرشید صاحبہ ۳۹
مکرم سید ریاض الدین صاحب ۴۴

مدراس

مکرم مرزا عبد الرحمن صاحب بیگ ۳۴
〃 صدیق احمد صاحب امینی ۵۷
مکرمہ النصیر بیگم صاحبہ قریشی ۳۳
〃 کمال پاشا صاحب ۴۳

جماعت احمدیہ چودوار

مکرم شمس الحق خان صاحب ۳۶

سکندر آباد

مکرم محمد ابراہیم خان صاحب ۳۳
〃 مسیح الدین صاحب ۳۸
〃 یوسف احمد الہ دین صاحب ۳۳
〃 نیر الدین صاحب ۴۰
〃 سید جعفر علی صاحب اول ۸۷
مکرمہ انیسہ بیگم صاحبہ ۵۱
〃 بشیر النساء بیگم صاحبہ ۶۴
〃 خواجہ بیگم صاحبہ ۵۶

جمشید پور

مکرم ناصر احمد صاحب ۶۳
〃 منصور احمد صاحب ۴۲
〃 نور الدین احمد صاحب ۴۷

مکرم رشبیر الحق صاحب ۳۳
〃 مقصود احمد ۴۸

موسیٰ بنی مائینز

مکرم شیخ ابراہیم صاحب ۴۰
〃 مبارک احمد صاحب ۴۰
〃 منور احمد صاحب ۴۱
مکرمہ سارہ بیگم صاحبہ ۴۱
〃 ابراہیم خان صاحب ولد
عنایت خان صاحب ۴۰

دیودرگ

مکرم عبد الغنی صاحب شاکر ۶۷
〃 اصغر حسین صاحب ۴۴
مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ ۳۷

رشی نگر

مکرم عبد الرشید صاحب میر ۳۳
〃 عبد المجید صاحب حجام ۳۴
〃 عبد الغنی صاحب بانڈے ۳۵

غازی پور

مکرم شبیر بن محمود صاحب سانبال ۴۷
〃 انوار احمد صاحب شمس ۳۳
〃 اختر حسین صاحب شاد ۴۰
〃 ہارون رشید صاحب عادل ۴۴
〃 شریف عالم صاحب ۳۳
〃 شمس عالم صاحب ۳۴
〃 اقبال احمد صاحب رشید ۵۵
〃 ابراہیم رشید صاحب ۳۸
〃 مبارک احمد صاحب عادل ۳۳
مکرمہ مس جہاں آرا نیلوفر ممتاز ۳۷

ونملاسی کینٹ بنارس

محترمہ زینت الاسلام صاحبہ ایم۔ اے ۷۲
〃 نور الاسلام صاحبہ ایم۔ اے ۷۳
مکرم محمد بشیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر
گوپال دینے تعلقہ کولاپور ضلع محبوب نگر ۶۴

جموں

مکرم بابو محمد یوسف صاحب ۴۰

بلاری

مکرمہ علیمہ طاہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب ۵۲

مکرمہ محسنہ بیگم صاحبہ ۵۲

حیدر آباد ۸

مکرم سید حمید حسن صاحب ۶۰
〃 مرزا احمد اللہ صاحب ۵۴
〃 سید محمود احمد صاحب ۵۲
〃 محمد شمس الدین صاحب ۵۴
〃 امیر احمد صاحب عارف ۶۱
〃 محمد خواجہ صاحب ۵۸
〃 محمود احمد صاحب ۵۴
〃 عبد القیوم ۵۴
〃 احمد عبد الحمید صاحب ۵۶
〃 رحمت اللہ صاحب غوری ۶۹
〃 شیخ محبوب احمد صاحب آف ظہیر آباد ۳۳
〃 محمد صادق صاحب ۴۸
〃 سید جمیل احمد صاحب ۴۶
〃 احمد عبد الحلیم صاحب ۵۰
〃 منظور احمد صاحب ۴۷
〃 خلیل حی صاحب مجھلی بندری ۶۶
〃 فضل حی صاحب ۳۶
〃 سیدہ امۃ العبادی صاحبہ ۶۰
〃 حبیبہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ
محمد اعظم صاحب ۵۸
〃 زینب النساء بیگم صاحبہ ۴۴
〃 وسیمہ بیگم صاحبہ ۴۲
〃 سیدہ منیر صاحبہ ۴۴
〃 صدیقہ بیگم صاحبہ رائچوری ۵۵
〃 عائشہ بیگم صاحبہ بنت مولوی
اسمٰعیل صاحب فاضل یادگیر ۴۸
〃 محمودہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد معین الدین
صاحب آف چنتہ کنٹہ ۵۶
〃 مقبول بیگم صاحبہ ۶۸
〃 سعیدہ بیگم صاحبہ بنت مولوی
حکیم قمر الدین صاحب مبلغ ۴۴
محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت مولوی
حکیم محمد عبد الصمد صاحب فاضل ۵۸

قادیان

مکرم بدر مصطفیٰ صاحب مدرسہ احمدیہ ۴۱
〃 عبد الباسط صاحب 〃 ۵۷
〃 سید بشیر الدین صاحب سونگھڑوی ۶۳
〃 بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت درویش ۳۶
〃 محمد شفیع صاحب عابد درویش ۵۴
〃 محمد کریم الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ۸۷ اول
〃 بشیر احمد صاحب گوندوی 〃 ۵۲
〃 جلال الدین صاحب متعلم 〃 ۵۱
〃 حکیم محمد سعید صاحب مبلغ (ریاڑکوٹ) ۴۸
〃 محمد عمر صاحب مالاباری متعلم جامعہ احمدیہ ۷۶ دوم
〃 محمود احمد صاحب مبشر درویش ۴۳
〃 عبد السلام صاحب مالاباری متعلم مدرسہ احمدیہ ۴۴
〃 مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب درویش ۶۵
〃 یونس احمد صاحب اسلم 〃 ۶۴
〃 مولوی محمد عبد اللہ صاحب 〃 ۵۴
〃 چوہدری سکندر خان صاحب 〃 ۴۷

وصایا

وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی موصی کی اپنی وصیت پر کسی قسم کا اعتراض ہو تو وہ سیکرٹری بہشتی مقبرہ کو اطلاع سے مطلع کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمبر ۱۳۲۵۳ منکہ آمنہ زوجہ محمد عثمان صاحب مالاباری قوم کھوبا پیشہ خانہ داری عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ضلع گلبرگہ میسور سٹیٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ جولائی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے:۔ (۱) کانٹے ½ تولہ سونا قیمت ۶۰/- (۲) حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ۳۰۰/- روپے کل میزان ۳۶۰/- جس کی کل قیمت ۳۶۰/- روپیہ ہے اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور ایسی جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میں ماہوار محنت مزدوری کر کے پانچ روپے کمالیتی ہوں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی اور یہ بھی حق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ⅒ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں کوئی روپیہ بابت جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاوے۔ الامتہ آمنہ زوجہ محمد عثمان کھوبا مالاباری یادگیر۔ گواہ شد محمد امام غوری احمدی یادگیر۔ گواہ شد ایس۔ ایم محمد عثمان کھوبا مالاباری یادگیر خاوند موصیہ معرفت کارخانہ بیڑی۔

نمبر ۱۳۲۵۲ منکہ ایس۔ ایم محمد عثمان صاحب مالاباری ولد محمد صاحب کھوبا قوم کھوبا پیشہ ملازمت عمر تقریباً چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن یادگیر ضلع گلبرگہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۷/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد ۵۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ⅒ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد ایس۔ ایم محمد عثمان کھوبا مالاباری یادگیر معرفت کارخانہ بیڑی ایس۔ ایس۔ ایس ایڈریاد یادگیر۔ گواہ شد محمد امام غوری احمدی یادگیر۔ گواہ شد شفیق احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ یادگیر ضلع گلبرگہ

نمبر ۱۳۲۵۰ منکہ محمد ابراہیم خاں ولد محمد حسن صاحب مالاباری قوم مسلمان پیشہ تجارت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت ۱۶ جون ۱۹۵۸ء ساکن مشیر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری فی الحال کوئی جائیداد نہیں سوائے ایک سائیکل کے جس کی قیمت ۱۰۰/- روپیہ ہے اور میں اس کا ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جب بھی میری کوئی جائیداد ہو جائے انشاء اللہ تعالیٰ اطلاع سے آگاہی کرا دوں گا۔ خاکسار ملازم ہے ۴۵/- روپے آمدنی ماہوار ہے جس کا بھی ⅒ حصہ وصیت کرتا ہوں۔ العبد محمد ابراہیم زمستانپور مشیر آباد حیدر آباد اندھرا پردیش۔ گواہ شد یوسف احمد الہ دین سیکرٹری مال جماعت سکندر آباد گواہ شد علی محمد الہ دین الہ دین بلڈنگ سکندر آباد

نمبر ۱۳۲۴۵ منکہ صغیرہ بی بی زوجہ فتح محمد گجراتی قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بھارت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ اپریل ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد موجودہ وقت میں حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ چھ صد پانچ روپے ۶۰۵/- تھا جس میں سے میں نے مبلغ ۳۰۵/- روپیہ اس سے پیشتر وصول کر کے خرچ کر لئے ہیں۔ اور باقی مبلغ تین صد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ میرا زیور حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشہ۔ انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ کل وزنی یک تولہ قیمتی مبلغ ۱۴۰/- روپیہ کل جائیداد قیمتی ۴۴۰/- روپیہ میں اس جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری وفات کے وقت اگر میری کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی اور میرے ورثاء کو میری اس وصیت میں کسی قسم کے تغیر و تبدل کا حق نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس وصیت پر قائم رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ صغیرہ بی بی ۱۱/۴/۶۰ گواہ شد عبد الغفور کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان موصی نمبر ۱۰۲۵۰ ۱۱/۴/۶۰ گواہ شد فتح محمد گجراتی موصی نمبر ۱۰۲۹ قادیان خاوند موصیہ ۱۱/۴

نمبر ۱۳۲۴۰ منکہ مہر النساء بنت مولوی محمد امیر صاحب احمدی مرحوم قوم مسلمان پیشہ اسکول ٹیچر عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹ ارمئی ۱۹۲۲ء ساکن ڈبروگڑھ صوبہ آسام بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے (۱) ایک مکان قیمتی بارہ ہزار روپیہ جو گورنمنٹ سے قرض لے کر بنا ہے جس میں سے ساڑھے چار ہزار روپیہ باقی ہے (۲) تقریباً دو ہزار روپے کے قریب پراویڈنٹ فنڈ جمع ہے۔ ۱۰/- روپے ماہوار پراویڈنٹ فنڈ میں جمع ہوتا ہے (۳) زیور طلائی چوڑیاں دو عدد ایک تولہ اور ایک جوڑا آٹھ کانٹے بیر لونگ اور ایک انگوٹھی پانچ آنے بھر جس کی مجموعی قیمت اس وقت بازاری ریٹ کے مطابق مبلغ دو سو روپے ہیں (۴) میرا مہر ایک ہزار تھا (۵) مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ میری تنخواہ جو مکان کے قرضہ کی قسط وضع کرنے کے بعد ۱۴۷/۵۰ روپے ملتی ہے۔ میں اپنی جائیداد مہر و آمد کی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور یہ بھی اقرار کرتی ہوں کہ میری وفات کے وقت مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ بھی اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی اور اگر میری تنخواہ میں کمی بیشی ہوئی تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اللہ تعالیٰ مجھے وصیت پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔ الامتہ مہر النساء بیگم تین کونیہ بازار ڈبروگڑھ آسام۔ گواہ شد فضل الحق تین کونیہ بازار ڈبروگڑھ آسام۔ گواہ شد خیر الحسین بورہ نابجہ پول ڈبروگڑھ آسام۔

چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سے قبل ضروری ہے

موجودہ مالی سال کی ششماہی اول گذر چکی ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے چندہ بجٹ اور اس کے مقابل پر نسبتی آمد کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر جماعتوں کی وصولی بجٹ کی نسبت کے لحاظ سے کم ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ سے پہلے انتظامات کے لئے روپیہ کی ضرورت مرکز کو ہوتی ہے۔ اسی کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:۔

"چندہ جلسہ سالانہ کی سو فی صدی وصولی جلسہ سے قبل ہونی چاہیئے"

پھر فرمایا کہ:۔

"پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق متواتر کئی سالوں سے دیکھا گیا ہے کہ جو جماعتیں شروع سال میں چندہ دیتی ہیں وہ تو دے دیتی ہیں اور جو شروع میں نہیں دیتیں ان کے ذمہ بقایا رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمارے سالانہ بجٹ کو نقصان پہنچتا ہے اور ان کے ذمہ بھی بعض دفعہ دو سال کا چندہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ کا چندہ ایک ایسی چیز ہے جس کے دینے کا ہمارے ملک میں سالہا سال سے رواج چلا آیا ہے۔ جلسہ سالانہ ایک اجتماع کا موقعہ ہے اور اجتماع کے موقعہ پر ہمارے ملک میں لوگوں کی عادت ہے کہ کچھ نہ کچھ امداد ضرور کرتے ہیں"

پھر فرمایا کہ:۔

"پس پہلے تو میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے میں دوست ہمت سے کام لیں تا کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے پہلے سے انتظام کیا جا سکے اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دینا چاہیئے کیونکہ اگر اجناس وقت پر خرید لی جائیں تو ان پر بہت کم خرچ آتا ہے"

اب جلسہ سالانہ میں صرف ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ لہذا جملہ عہدیداران جماعت و احباب اپنے فرض کا احساس کر کے اس مد کی کمی چندہ کو پورا کرنے کی طرف توجہ کریں تا کہ جلسہ سالانہ سے قبل ہی زیادہ سے زیادہ چندہ وصول ہو جائے اور جلسہ کے انتظامات بسہولت ہو سکیں۔ مبلغین کرام بھی اپنی جماعتوں اور حلقوں میں اس مد کی اہمیت کی وضاحت کر کے جلد از جلد چندہ جات ادا کرنے کی مؤثر رنگ میں تحریک کریں۔

جملہ سیکرٹریان مال اواخر اکتوبر ۱۹۶۰ء تک کا وصول شدہ چندہ جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں تا کہ وصول شدہ چندہ جات کی پوزیشن واضح ہو جائے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

زکوٰۃ

زکوٰۃ اس لئے دی جاتی ہے کہ تا اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی تعلق پیدا ہو اس کی رضا جوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہو۔ ایثار و قربانی کا مادہ پیدا ہو اور حرص و بخل کی بیخ کنی ہو۔ زکوٰۃ دینے سے مالوں میں کمی نہیں آتی بلکہ ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔　　ناظر بیت المال قادیان۔

درخواستہائے دعا (۱) میرے بھائی خان بہادر عطاء الرحمان صاحب ریٹائرڈ ڈی آئی جی سخت بیمار اور کمزور ہیں سب بھائی بہنوں سے میری یاد بار درخواست ہے کہ میرے بھائی کی کامل شفایابی کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا [illegible] (۲) میرے لڑکے نے بی اے [illegible] ایف ایس سی کا امتحان دیا ہے ابھی انتظار ہو رہا ہے احباب جماعت بزرگان جماعت اور درویشان قادیان سے عزیز کی کامیابی کے لئے [illegible] دعا کی درخواست ہے [illegible] احباب جماعت بزرگان [illegible]

خبریں

طہران - ۳۱ راکتوبر - آج ایران کے تخت و تاج کا مسئلہ حل ہو گیا۔ جبکہ ۲۲ سالہ ملکہ فرح دیبا نے آج وارث تخت کو جنم دیا۔ بچہ کی پیدائش صبح ۱۱ بجکر ۵ منٹ پر ہوئی۔ اور ہسپتال میں جہاں بچہ پیدا ہوا تھا غیر متعلق لوگوں کے بیٹا یا بیٹی کی پیدائش کے کوائف دریافت کرنے سے روک دیئے گئے۔ ملکہ فرح دیبا کے ہسپتال میں داخل ہونے کے فوراً بعد لڑکے کی پیدائش کا اعلان کر دیا گیا۔ شاہ ایران کئی برس سے وارث تخت کی تمنا رکھتے تھے۔ ان کی پہلی شادی ۱۹۳۹ء میں مصر کے شاہ فاروق کی بہن فوزیہ سے ہوئی تھی۔ لیکن اس کے بطن سے لڑکا پیدا نہ ہوا۔ دوسری شادی ملکہ ثریا سے ہوئی۔ لیکن پھر شاہ ایران کی تمنا بر نہ آئی۔ چنانچہ اسے بھی طلاق دے دی گئی۔ اور پھر ملکہ فرح دیبا سے شادی کی۔ ایران کے وزیر اعظم شریف امامی نے شہزادہ کی پیدائش کی خوشی میں تین دن کی قومی چھٹی کا اعلان کیا ہے۔ اس موقعہ پر انہوں نے خاص کمیونک جاری کیا جس میں کہا کہ ایران کے عوام ملک۔ شاہ اور ولیعہد کے تئیں نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔ شاہ ایران نے ایک بیان میں کہا کہ میں اللہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری دعا قبول کر لی۔ ہسپتال میں موجود شاہی خاندان کے دیگر افراد نے بھی اللہ کا شکریہ ادا کیا۔

رائے پور ۳۰ راکتوبر۔ اگرچہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے کل ختم ہونے والے اجلاس میں ممبروں کی بھاری اکثریت نے شمولیت کی۔ تیسرے پلان کے مسودہ پر بحث کے دوران بہت کم ممبر حاضر تھے۔

ڈھاکہ ۳۰ راکتوبر۔ مشرقی پاکستان کے ساحلی اور بعض اندرونی اضلاع میں زبردست سمندری اور ہوائی طوفان آنے کا احتمال پیدا ہو گیا ہے۔ حال ہی میں جو طوفان آیا تھا اس میں ۶ ہزار کے قریب اشخاص ہلاک ہوگئے تھے۔ محکمہ موسمیات نے بتایا ہے کہ وہ بہت تیزی سے ساحل کی طرف بڑھ رہا ہے اور یہ سات کو ساحلی علاقوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا۔ طوفان کے علاوہ تیز ہوائیں چلیں گی جن کی رفتار اندازاً ۷۰ میل فی گھنٹہ کی ہوگی۔ تمام متعلقہ حکام کو خبردار کر دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ احتیاطی تدابیر اختیار کر سکیں۔

رائے پور ۳۱ راکتوبر۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل شام رائے پور میں ایک بڑے بھاری اجتماع کو جس میں لگ بھگ تین لاکھ اشخاص شامل تھے خطاب کیا۔ اور آدی باسیوں کو اوپر اٹھانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ صدیوں سے دبے ہوئے ان لوگوں کو اوپر اٹھانا ایک اہم مسئلہ ہے جس کا دیش کو سامنا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ اس وقت بھارت میں ایک نیا مہابھارت یدھ شروع ہے اس مہابھارت کا یہ مطلب نہیں کہ بھارت کا کسی دوسرے ملک سے جنگ چھڑ گئی ہوئی ہے۔ اور نہ ہی باہمی خانہ جنگی ہو رہی ہے لیکن یہاں ہم غربت کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ پنڈت نہرو کی یہ تقریر ایک منٹ تک جاری رہی۔ جس میں آپ نے آزادی ملنے کے بعد ملک میں ہونے والے تغیر و تبدل کا ذکر کیا۔ اور کہا آزادی حاصل کرنے کے بعد ہمارے سامنے اہم کام عوام کو غربت کے پنجے سے چھٹکارا دلانا اور پرانے نظام کو تبدیل کرنا ہے۔ جو غریب اور امیر کے درمیان گہری خلیج بنا رکھی ہے۔ اور اس کے ساتھ ملک کو صنعتی طور پر ترقی یافتہ بنا کر یہاں سماج وادی نظام رائج کرنا ہے۔ نئے بھارت کی تعمیر میں ہمیں بہت سی معاشی برائیوں کو دور کرنا ہوگا۔ اس سلسلہ میں ذات پات کا سسٹم صدیوں سے ہماری ترقی کے راستہ میں حائل ہے۔ جس کی وجہ سے حقیقی نیشنلزم مفقود ہے۔ لہذا ہمیں اس سسٹم کو ختم کرنا ہے۔ پنڈت نہرو نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے دیش واسیوں کو اندرونی جھگڑا اور باہمی دھڑے بندیوں کے خلاف زبردست وارننگ دی ہے اور کہا کہ ان جھگڑوں کی وجہ سے ماضی میں دیش کو بھاری نقصان پہنچتا رہا ہے لہذا بہتا کو اب ان جھگڑوں سے محتاط رہنا چاہیئے اور انہیں ختم کر کے مل جل کر دیش کی تعمیر کے کام میں جٹ جانا چاہیئے۔ آپ نے مزید کہا کہ ہمیں یہ سبق یاد رکھنا چاہیئے کہ اتحاد میں ہی طاقت ہے ہمیں اپنے آپ کو کسی ضلع یا صوبہ کا باشندہ کہنے کی بجائے یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہم بھارت کے رہنے والے بھارتی ہیں۔

چنڈی گڑھ ۳۰ راکتوبر۔ مرکزی سرکار نے دریائے بیاس پر پونگ ڈیم کی تعمیر کے لئے مالی سال رواں میں ۶۰ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ پونگ ڈیم ایک ارب ۷۹ کروڑ روپیہ کے بیاس پراجیکٹ کا ایک حصہ ہے۔ جبکہ اس کا دوسرا حصہ ستلج بیاس لنک ہے۔ پونگ ڈیم کی تعمیر سے ۵۵ لاکھ ایکڑ فٹ پانی جمع ہو سکے گا۔ جس سے بجلی پیدا ہوگی۔ اور راجستھان نہر کو پانی کی مزید سپلائی ہو سکے گی۔ اس پراجیکٹ پر تیسرے پلان کے دوران میں ۵۳ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ کی مالیت کا کام ہوگا۔ یہ پراجیکٹ ۱۹۷۰ء میں مکمل ہوگا۔

امرتسر ۳۱ راکتوبر۔ آل انڈیا دھرم سنگھ کے آخری اجلاس نے بھارت سرکار اور پنجاب سرکار سے مطالبہ کیا کہ تمام سکولوں اور کالجوں میں سنسکرت کی پڑھائی لازمی قرار دی جانی چاہیئے۔ ایک ریزولیوشن میں بھارت سرکار سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ کیلنڈروں، تصویروں اور پرچار کے باقی وسائل کے لئے دیوی دیوتاؤں اور اوتاروں کی تصاویر کو قابل اعتراض اور بے ہودہ طریقوں سے شائع کرنے پر پابندی لگائی جائے۔ اور ہندو دھرم اندھا ٹرسٹ بل واپس لیا جائے کیونکہ سیکولر سٹیٹ کو اس قسم کے بل بنانے کا حق نہیں۔ جو صرف ایک فرقہ پر لاگو ہوں گے۔ نیز اس طرح دھرم میں مداخلت کرنا سراسر ناانصافی ہے۔

اندور ۳۱ راکتوبر۔ سرودے لیڈر آچاریہ ونوبا بھاوے نے مدھیہ پردیش سرودے منڈل کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اندور میں لگے ہوئے اخلاق سوز اور ناشائستہ سینما پوسٹروں کو اتارنے کے لئے ستیہ گرہ شروع کر دیں۔ کیونکہ یہ اخلاقی معاملہ ہے جس میں کسی سمجھوتہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

مدوی شنکر سکلا نگر۔ ۳۱ راکتوبر۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل رائے پور کے پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اس انکشاف سے سب کو حیران کر دیا کہ انہیں دہلی میں عالمی زراعتی نمائش کے موقعہ پر روس کی طرف سے بطور تحفہ جو دو گائیں ملی تھیں ان میں سے ہر ایک روزانہ ایک من سے زائد دودھ دیتی ہے۔ پنڈت نہرو نے جلسہ میں اپنے پاس بیٹھے ہوئے مدھیہ پردیش کانگرس کے صدر سے پوچھا کہ یہاں اوسطاً گائیں روزانہ کتنا دودھ دیتی ہیں تو انہوں نے بتایا کہ تقریباً نصف سیر، تو پنڈت نہرو نے کہا۔ اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ ہمارے ملک میں جہاں گؤؤں کی پوجا ہوتی ہے روس کی گؤؤں میں کتنا بڑا فرق ہے (پرتاپ ۳ [illegible])

قادیان میں دینی و روحانی اجتماع

(بقیہ صفحہ اول)

رخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کی دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھانے کیلئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

(آسمانی فیصلہ)

حضور کے اس اعلان سے یہ امر واضح ہے کہ احباب کی تربیت اور اصلاح نفوس کیلئے اس جلسہ کی بنیاد رکھی گئی ہے اور احمدیت کی تاریخ اس پر شاہد ناطق ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور روحانی تاثیر کے نتیجہ میں آپ کی جماعت کے اندر جو اعلیٰ صفات پیدا کریں وہ یہی ہیں کہ اس جماعت میں داخل ہونیوالے افراد نے (۱) خدا تعالیٰ سے اپنا مضبوط تعلق قائم کیا (۲) اپنے اعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی کی (۳) اپنے نفس کی اصلاح کر کے نفس مطمئنہ کا مقام حاصل کیا۔

ضمیمہ اخبار بدر

مجریہ [illegible]

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کا نمونہ دکھائیں تاکہ تبلیغ اسلام کا کام قیامت تک جاری رہے

ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ کل مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو مجلس انصار اللہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خصوصی پیغام میں تحریک جدید دفتر اول کے ۳۷ ویں اور دفتر دوم کے ۲۷ ویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ حضور کا یہ روح پرور پیغام محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ حضور ایدہ اللہ کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

برادران جماعت احمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھ سے خواہش کی گئی ہے۔ کہ میں تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے دوستوں کو اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ جوش اور اخلاص کے ساتھ حصہ لینے اور اپنے وعدوں کو پچھلے سالوں سے بڑھا کر پیش کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔ تحریک جدید کوئی نئی یا عارضی چیز نہیں بلکہ قیامت تک قائم رہنے والی چیز ہے۔ اس لئے مجھے ہر سال اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن چونکہ مجھے کہا گیا ہے کہ میں اس بارہ میں اعلان کروں اس لئے میں تحریک جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ اور دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کا نمونہ دکھائیں۔ تاکہ تبلیغ کا کام قیامت تک جاری رہے۔ یہ امر یاد رکھو کہ ہماری جماعت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کام قیامت تک جاری رہے گا۔ پس ہمیں بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمارے سپرد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشاعتِ اسلام کا جو کام کیا گیا ہے وہ قیامت تک جاری رہنے والا ہے اور ہمیں قیامت تک آپ کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانیوں سے کام لینا پڑیگا بیشک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت اشرار الناس پر آئے گی لیکن اگر لوگ نیکی پر قائم رہیں تو خدا تعالیٰ اس کو بدل بھی سکتا ہے اور بالکل ممکن ہے کہ قیامت اشرار الناس پر نہیں بلکہ اخیار الناس پر آئے۔ یہ تو امت کے اختیار میں ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایسا اچھا بنائے کہ خدا تعالیٰ اپنی تقدیر کو بدل دے اور قیامت آنے کے وقت بھی دنیا میں اچھے لوگ ہی ہوں برے نہ ہوں۔ اور چونکہ اس زمانہ میں دنیا کی ہدایت کے لئے خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت کو کھڑا کیا ہے۔ اور ہماری جماعت نے قیامت تک اسلام اور احمدیت کو پھیلاتے چلے جانا ہے اس لئے ہماری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا فضل کرے کہ قیامت اچھے لوگوں پر ہی آئے۔ اور ہماری جماعت کے افراد کبھی بگڑیں نہیں بلکہ ہمیشہ نیکی اور تقوےٰ پر قائم رہیں۔ سلسلہ سے پورے اخلاص کے ساتھ وابستہ رہیں۔ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرتے رہیں۔ اور اپنے نیک نمونہ سے دوسروں کی ہدایت کا موجب بنیں۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ لوگ بھی اپنا اچھا نمونہ دکھائیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے عملی نمونہ اور جدوجہد سے نیک بنانے کی کوشش کریں۔ تاکہ قیامت اشرار الناس پر نہیں بلکہ اخیار الناس پر آئے اور ہمیشہ آپ لوگ دین کی

خدمت میں لگے رہیں۔ جو خدا تقدیریں بناتا ہے وہ اپنی تقدیروں کو بدل بھی سکتا ہے۔ اگر آپ لوگ اپنے اندر ہمیشہ نیکی کی روح قائم رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے فضل کے ساتھ اپنی تقدیر کو بھی بدل دیگا۔ اور قیامت تک نیک لوگ دنیا میں قائم رہیں گے جو خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرتے رہیں گے

پس کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو قیامت تک لئے چلا جائے اور اخیار کی صورت میں لے جائے نہ کہ اشرار کی صورت میں۔ اور ہر سال جو ہماری جماعت پر آئے وہ زیادہ سے زیادہ نیک لوگوں کی تعداد ہمارے اندر پیدا کرے۔ اور ہماری قربانیوں کے معیار کو اور بھی اونچا کردے

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور وہ آپ کو اس تحریک میں پورے جوش اور اخلاص کے ساتھ حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ اور ہمیشہ آپ کو خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

اللھم آمین

تحریکِ جدید کے نئے مالی سال کے لئے

حضور ایدہ اللہ کا گراں قدر وعدہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید کے نئے سال (۲۷ ویں) کے لئے اپنا وعدہ اپنے مندرجہ بالا روح پرور پیغام کے ساتھ ہی بھجوا دیا تھا۔ حضور انور کا یہ گراں قدر وعدہ گیارہ ہزار دو سو چوبیس روپے کا ہے۔ گذشتہ سال حضور کا وعدہ گیارہ ہزار دو سو تئیس روپے کا تھا۔

اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

احبابِ کرام! آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام پڑھ لیا ہے اس پیغام کی کسی تشریح کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ فی ذاتہ کافی واضح ہے۔ حضور انور کا یہ پیغام جملہ جماعتوں کے سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں بھی فارم وعدہ جات تحریکِ جدید کے ساتھ بھجوایا جا رہا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ جلد اپنے وعدے سیکرٹریانِ مال کے پاس لکھوا دیں۔

محترم صدر صاحبان، امراء جماعت اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ حضور کا یہ پیغام احباب کو سنا کر انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں اور پہلے سے زیادہ مقدار میں وعدے لکھوانے کی تحریک فرمائیں۔ تاکہ تحریکِ جدید کا عظیم الشان نظام زیادہ سے زیادہ مضبوط ہو اور ہماری جماعت اس کام کو۔ اس بہت بڑے کام کو خوش اسلوبی کے ساتھ سر انجام دے سکے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے سپرد فرمایا ہے۔ اور وہ وہی عظیم کام ہے جو حضور کے پیغام میں مذکور ہے یعنی

تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کے اس پیغام پر عمل کرنے کی احسن رنگ میں توفیق بخشے۔ آمین۔ ثم آمین

افسر تحریکِ جدید قادیان